نمبر ۶ | ۱۴۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۴۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ یوم جمعہ | جلد ۶

## فہرست مضامین



## سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق

ضروری اعلان۔ حضرت مسیح موعود دام اللہ فیوضہم نے ارشاد فرمایا ہے کہ الحکم کے ذریعہ اپنے تمام دوستوں کو اطلاع دیدیجائے کہ چونکہ طاعون پنجاب کے اکثر حصوں میں زور کے ساتھ پھیل گیا ہے اور پھیلتا جاتا ہے ایسی صورتوں میں یہ امر قرین مصلحت نہیں کہ ایسا مجمع ہو جس میں وبا زدہ علاقوں کے لوگ بھی شامل ہوں اس لیئے عید الضحیٰ پر جو تجویز امتحان کی قرار پائی تھی وہ کسی دوسرے وقت کیلئے ملتوی کیجاتی ہے وہ لوگ جنکے شہروں اور دیہات میں طاعون شدت کے ساتھ پھیل گیا ہے اپنے شہر و نسے دوسری جگہ نہ جائیں۔ اپنے مکانوں کی صفائی کریں اور انہیں گرم رکھیں اور ضروری تدبیر حفظ ما تقدم کی عمل میں لائیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ سچی توبہ کریں اور پاک تبدیلی کر کے خدا تعالے سے صلح کریں راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں مانگیں۔ ہر ایک قسم کے فسق و فجور خیانت اور غلط کاری کی راہ سے اپنے آپ کو بچائیں اپنی حالت کی سچی تبدیلی ہی خدا کے اس عذاب سے بچا سکے گی۔ والنعم ما قیل

نور تابان سیہ گشت است از بدکاری مردم
زمین طاعون ہمی آرد پئے تخویف و انذار *

---

بہ تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آن خبر حسن کردارے

---

**التوا۔** طاعون ہی کیوجہ سے جناب میرزا خدا بخش صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضروریات کے لیئے جو بغرض چندہ دورہ کرنیوالے تھے انکا دورہ فی الحال مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کے آخر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ امید ہے اس عرصہ التوا میں احمدی جماعتیں اپنی اپنی جگہ انکے دورہ تک مناسب انتظام کر رہیں گی۔

## دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم خدا تعالے کے فضل و کرم سے مع اہل بیت بہمہ وجوہ تندرست ہیں اور خارق عادت قوت و توانائی کے ساتھ خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی تبلیغ میں رات دن مصروف ہیں۔

آجکل عصمت انبیاء پر ایک زبردست مضمون لکھ رہے ہیں جو میگزین کی کسی اگلی اشاعت میں شایع ہوگا۔

۲۔ حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب

---

* اور قادیان میں ہی نہ آنا چاہیئے۔ منہ۔

کی فصیح و بلیغ عربی زبان لکھی جائے جو اپنے جلال اور شوکت سے فارق کثیر جامع حق اور باطل میں - ہم سوا آدمی جنگے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اقرار کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے ہمارے وکیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں گے اور انکی فتح و شکست ہماری فتح و شکست ہوگی - ہم ان مولویوں پر یہ نہیں کہتے کہ وہ فیصلہ کے بعد خدا کے مسیح کے معتقد ہو جائیں اسلئے کہ انقیاد اور شرح صدر خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے اسکا وارث بنائے - ہاں چونکہ خدا تعالیٰ کی حکومت ہمیز حکومت ہے اور اسکی غیرت کبھی تقاضا نہیں کر سکتی کہ مفتری اور صادق دونوں یکساں اسکی مملکت میں گردن دعویٰ بلند کریں امید ہے کہ اس طریق سے جلد اور آسان فیصلہ ہو جائے گا - علاوہ بر آں آپکا بڑا کام اور نام ہو جائیگا - اور آپ ان سب مولویوں اور صوفیوں کی طرف سے اس بہاری قرضہ کے ادا کرنے والے ہونگے جو انکے ذمہ ابتک واجب الادا چلا آتا ہے - خصوصاً پیر مہر علیشاہ گولڑوی تو آپکے لئے دعا کرینگے اور چندہ مریدوں سے ایک بہاری رقم چندہ وصول کر کے آپکو تحفہ دینگے اسلئے کہ اعجاز المسیح کے وجود ان کی اور انکے حامیوں کے خصوصاً عالے مولوی محمد حسن اور اسکے رفیق کی تو ناک کاٹی ہوئی ہے اور وہ چلا رہے ہیں کہ کوئی مرد میدان نکلے جو عربی زبان دانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ کرکے انکی پیٹھ پر سے خاک مذلت کو صاف کرے ان لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ محمد حسین بٹالوی جو اس آدم کا پہلا منکر ہوا اور اسکے بہت سے کھانوں میں جان توڑ کر لڑا وہ بھی اب تک عربی زبان جاننے کا کوئی نمونہ پبلک میں پیش نہ کر سکا - ایک شخص محمد حسن ساکن بھیں سنا ہے اعجاز المسیح کے مقابلہ کے لئے اٹھا تھا وہ بھی اچانک میں ۳۲ برس کی عمر میں بہت سی حسرتیں دل میں لیکر اپنے مناسب حال ٹھکانے میں جا پہونچا - اب اسوقت آپ السنہ مشرقیہ میں تبحر اور تجدید کا ڈنکا بجا رہے ہیں سخت بدولی اور نامردی ہوگی جو آپ نے اپنی قوم کے دفع مظالم کی فکر اور کوشش نہ کی - اب ہم ان ای مولویوں کے نام لکھتے ہیں - جو آپکو اپنا وکیل ٹھیراوینگے

(۱) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (۲) مولوی محمد بشیر صاحب بھوپال (۳) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (۴) مولوی محمد ابراہیم صاحب آگرہ (۵) مولوی محمد علی صاحب کانپور (۶) مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء دہلی (۷) مولوی نذیر حسین صاحب دہلی (۸) مولوی حمید اللہ صاحب میرٹھ (۹) مولوی پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ (۱۱) مولوی اصغر علی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور - (۱۲) مولوی عبداللہ ٹونکی پروفیسر لاہور - (۱۳) قاضی ظفر الدین صاحب پروفیسر لاہور - (۱۴) صاحبزادہ خلیل الرحمان سجادہ نشین سرساوہ (۱۵) مولوی عبد الجبار غزنوی امرتسر

یاد رہے کہ دعویٰ اور نرا دعویٰ فضول گوئی اور ژاژ درائی سے زیادہ نہیں ہوتا سب سے بڑی اور پختہ دلیل کسی مدعی کے دعوے کے اثبات اور تصدیق میں خدا تعالیٰ کی تائید اور آسمانی نصرت ہے - اس مقابلہ میں جانا اور آپکا مقدمہ آسمان پر دائر ہو جائے گا اور ایک عالم دیکھ لیگا کہ ڈگری کس کے حق میں ہوتی ہے -

آخر میں ہم اپنی جماعت کے ان بزرگوں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو اس مقابلہ میں حضرت جری اللہ علیہ السلام کو اپنا وکیل تسلیم کرتے ہیں -

(۱) جناب مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب بھیروی - (۲) حاجی عبد الکریم سیالکوٹی (۳) مولوی سید محمد حسن صاحب امروہی (۴) مولوی برہان الدین صاحب جہلمی (۵) مولوی فضل الدین صاحب خوشابی (۶) مولوی شیر محمد صاحب ساکن ہوجن (۷) مولوی شیخ عبد الحی صاحب عرب (۸) مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (۹) مولوی قاضی سید امیر حسین صاحب بھیروی (۱۰) مولوی محمد اکرم صاحب کملانہ ضلع گجرات (۱۱) مولوی محمد افضل صاحب کملانہ ضلع گجرات - (۱۲) مولوی جبیب شاہ صاحب خوشابی (۱۳) مولوی حاجی حافظ حکیم فضل الدین صاحب بھیروی (۱۴) مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جموں - (۱۵) مولوی حکیم محمد زمان صاحب مالیر کوٹلہ (۱۶) مولوی غلام حسین صاحب لاہوری (۱۷) مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی (۱۸) مولوی عبد الواحد صاحب کشمیری (۱۹) مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی (۲۰) مولوی جلال الدین صاحب بلانوالہ (۲۱) مولوی خان ملک صاحب کھیوالی (۲۲) مولوی عبد الرحمان صاحب کھیوالی (۲۳) مولوی فتح محمد صاحب (۲۴) مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی (۲۵) مولوی خلیفہ نور الدین صاحب جموں (۲۶) مولوی مرزا خدا بخش صاحب ابو العطا مصنف عسل مصفیٰ (۲۷) مولوی نواب خان صاحب ثاقب رئیس مالیر کوٹلہ (۲۸) مولوی سید سرور شاہ صاحب کشمیر مظفر آبادی (۲۹) مولوی عنایت حسین صاحب مراد آبادی (۳۰) مولوی عرفان صاحب ہزارہ (۳۱) مولوی محمد یحییٰ صاحب دیگران (۳۲) مولوی محمد یعقوب صاحب (۳۳) مولوی محمد یامین صاحب ہزارہ (۳۴) مولوی عبد الستار خان صاحب خوست نزد کابل (۳۵) مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی (۳۶) مولوی عبد الرحیم صاحب کنگی (۳۷) مولوی عبد الرحیم بلہوی (۳۸) حافظ مولوی حواللہ خان صاحب ناگپوری (۳۹) مولوی حافظ محمد حسین صاحب ڈنگوی (۴۰) مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور (۴۱) مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی (۴۲) مولوی صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی سرساوی (۴۳) مولوی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی (فاضل عبرانی) (۴۴) مولوی حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل - ایم - ایس مولوی ناصر

(۴۵) مولوی عبد الرحیم صاحب قادیانی (۴۶) مولوی قاضی ضیاء الدین صاحب قادیانی (۴۷) مولوی میر ناصر نواب صاحب نبیرہ خواجہ میر درد دہلوی (۴۸) مولوی سید محمد سعید طرابلسی شامی مؤلف ایقاظ الناس (۴۹) مولوی شہاب الدین صاحب خراسانی (۵۰) مولوی محمد اسماعیل صاحب امرتسری (۵۱) مولوی صوفی عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلی (۵۲) مولوی خدا کے نذر صاحب خوست (خراسان) (۵۳) مولوی محمد یوسف صاحب سنوری (۵۴) مولوی غلام نقشبند کابلی (۵۵) مولوی عبد الستار صاحب قصوری (۵۶) مولوی احمد الدین صاحب چک باسیریان (۵۷) مولوی نبی عدن (۵۸) مولوی غلام علی صاحب رہتاسی (۵۹) مولوی یار محمد صاحب لاہوری (۶۰) مولوی نظام الدین صاحب رنگ پوری (۶۱) مولوی صاحبزادہ افتخار احمد صاحب خلف مولوی احمد جان صاحب لودہانوی (۶۲) مولوی عبد اللہ صاحب کہرل [illegible] (۶۳) مولوی ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پٹیالہ (۶۴) مولوی فضل الدین صاحب کہاریاں (۶۵) مولوی حافظ احمد دین ڈنگوی (۶۶) مولوی کرم الدین صاحب پاٹولیاں والا گجرات (۶۷) مولوی قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹی (۶۸) مولوی سلطان حامد صاحب پنڈی بخشن (۶۹) مولوی گلاب الدین رہتاسی (۷۰) مولوی جمال الدین سیکھوانی (۷۱) مولوی حکیم فخر محمد صاحب موکل (۷۲) مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - ایل ایل بی وکیل (۷۳) خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے - ایل ایل بی وکیل (۷۴) خواجہ جمال الدین صاحب بی اے جموں - (۷۵) مولوی شیر علی صاحب بی اے قادیان (۷۶) حاجی شیر محمد خان بی - اے - جموں (۷۷) چودہری غلام احمد بی - اے - کلگٹ (۷۸) بابو غلام محمد صاحب بی - اے - سیالکوٹ (۷۹) چودہری محمد اسماعیل بی اے ضلع سیالکوٹ (۸۰) مولوی عزیز بخش بی اے ڈیرہ غازیخان (۸۱) مرزا افضل بیگ مختار عدالت قصور (۸۲) سیٹھ عبد الرحمٰن حاجی اللہ رکھا ساجر مینجر مدراس (۸۳) شیخ رحمت اللہ مالک بمبئی ہوس لاہور (۸۴) خلیفہ رجب دین تاجر لاہور (۸۵) قاضی خواجہ علی ٹھیکہ دار لودہانہ (۸۶) میاں نبی بخش تاجر امرتسر (۸۷) سیٹھ اسماعیل آدم بمبئی (۸۸) شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان (۸۹) مولوی صادق علی ایڈیٹر اتاوہ بنیچ (۹۰) شیخ احمد حسین رفاہ عام پریس لاہور (۹۱) نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم (۹۲) سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس (۹۳) چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس (۹۴) شیخ غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس (۹۵) شیخ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس (۹۶) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ بی - اے - ایل ایل ایم ایس

# مسئلہ جہاد پر ایک فرانسیسی عالم کا مضمون

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۵ جلد ۶

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) عبرانیوں کو بت پرستی سے نہایت تاکید کے ساتھ منع کرتے تھے اور دنیا کی دیگر اقوام سے اپنی امت کو الگ تھلگ رکھنا چاہتے تھے اور تاریخ سے بھی یہی ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے اس مطلب کے حاصل کرنے میں غایت درجہ کی کوشش کی یہی سبب ہے کہ یہودیوں کی قوم آج تک دنیا کی دیگر قوموں سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اگر یہ بات محض غلط ہے کہ شریعت موسوی نے بت پرستوں کے مال لوٹنے کو جائز رکھا ہے تاہم اس میں تو ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ غیر قوموں کے جو لوگ فلسطین میں آباد تھے وہ تمدنی اور ملکی حقوق سے محروم کر دئے گئے تھے اور عبرانیوں کے نزدیک نہ وہ مدعی ہونیکی قابلیت رکھتے تھے نہ مدعا علیہ ہونیکی۔ اس شریعت کا یہ حکم تھا کہ اگر کوئی یہودی غیر قوم کے کسی آدمی کو قرض دے تو اس سے معقول رقم سود کی ٹھہرا لے مگر جب غیر قوم کا کوئی آدمی کسی یہودی کو قرض دے تو اس کو سود لینے کا کوئی حق نہیں ہے +

مذکورہ بالا بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ عبرانیوں کی شریعت میں غیر قوموں کے ساتھ فیاضانہ برتاؤ کرنے کا حکم نہیں ہے بلکہ برخلاف اسکے ایسے احکام شد و مد کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جن سے تعصب اور جنبہ داری کی بو آتی ہے۔ اس شریعت نے غیر قوم کے آدمیوں کو صرف وہی تمدنی حقوق عطا کئے ہیں جو ہر انسان کو انسان ہونے کے لحاظ سے حاصل ہیں +

**میدیا اور قدیم فارس** کے باشندوں کے قوانین بیان کرنیکی اس موقع پر بالکل حاجت نہیں ہے کیونکہ خود کتاب اوستا میں ایسے قوانین منفصل بیان نہیں ہوئے ہیں جس سے غیر قوموں کے ساتھ وہ کوئی تعلق قائم کر سکتے۔ اگرچہ ان قوانین کی رو سے انسانوں کے مختلف درجے اور مرتبے قرار دئے گئے ہیں مگر درحقیقت وہ سب بکریوں کے ایک گلہ کی مانند ہیں جن میں چرواہے کو اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنیکا پورا اختیار ہے اسکے علاوہ انسانیت اور اخلاق کا ان قوانین میں مطلق لحاظ نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک لڑکی اور اس کے باپ میں اور بھائی اور اس کی بہن میں زناشوئی کا تعلق ہو سکتا ہے۔ غیر قوموں اور غیر مذہب والوں کو رائے اور مذہب کی آزادی مطلق نہیں دی گئی ہے اور ایسے فیاضانہ حقوق کا ان قوانین میں نام و نشان بھی نہیں ہے۔

جن لوگوں نے قدیم مصر کے قوانین کا مطالعہ کیا ہے ان کو یہ بات صاف طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ عبرانیوں کی نسبت ان کا سلوک غیر قوموں کے ساتھ زیادہ سخت تھا کیونکہ مصریوں کے قوانین کے مطابق کاہنوں اور تلوار باندھنے والوں کے سوا کسی کو بھی ملکی حقوق نہیں دیئے گئے۔ صنعت و حرفت یا زراعت کا پیشہ کرنیوالے ملکی حقوق کے علاوہ تمدنی حقوق سے بھی محروم کئے گئے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی حاصل کی ہوئی جائداد پر بھی مالکانہ طور پر قبضہ نہیں کر سکتے تھے جب مصریوں کے قانون میں خود مصریوں کے ساتھ کوئی نرمی نہیں کی گئی ہے تو غیر قوم کے آدمی ان سے رعایت اور مروت کی کیا توقع رکھ سکتے تھے۔ اجنبی ملکوں کے باشندوں سے مصریوں کو یہاں تک نفرت تھی کہ بہت قدیم بادشاہوں کے زمانہ میں کسی شخص کو مصر میں آنیکی اجازت نہیں تھی اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ مصر کی پاک زمین اجنبی لوگوں کے قدموں کے چھونے سے ناپاک ہوتی ہے اس حکم سے مقصد یہ تھا کہ نہ کوئی باشندہ مصر سے باہر جا سکے نہ کوئی غیر ملک کا باشندہ مصر میں قدم رکھ سکے نامور مورخ ہیروڈوٹس نے لکھا ہے کہ مصر میں اجنبی ملکوں کے باشندوں کو داخل ہونیکی بالکل ممانعت تھی اب تھوڑے ہی دنوں سے ان کو اس ملک میں آنیکی اجازت دی گئی ہے یہ مورخ پانچویں صدی قبل مسیح میں موجود تھا۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصر میں غیر ملکوں کے باشندوں کو داخل ہونیکی اجازت تقریباً (۲۴۰۰) سال سے دی گئی ہے۔ اس مورخ نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے جو بیان کیا ہے کہ اجنبی لوگوں کو مصر میں داخل ہونیکی اجازت دی گئی ہے اس سے یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ وہ اس ملک میں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں اور جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ حاشا و کلا ایسا ہرگز نہیں ہے تمام ملک مصر میں صرف ایک شہر نوقراطیس ہے جہاں غیر ملکوں کے باشندوں کو داخل ہونیکی اجازت ہے اور بس اس کے علاوہ کسی مصری کو اس بات کی بھی اجازت نہ تھی کہ وہ کسی یونانی یا جلائی کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھائے کیونکہ یہ بات ان کے نزدیک نہایت ننگ و عار تھی مذکورہ بالا بیانات سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہو گئی ہوگی کہ غیر فیاضانہ برتاؤ کرنا مصریوں کے تمدنی قانون کا ایک ضروری عنصر تھا اور یہ برتاؤ اجنبیوں ہی کے ساتھ محدود نہ تھا بلکہ اہل شمشیر و اہل مذہب کے سوا باقی تمام مصری بھی اسی قانون کی ذیل میں داخل تھے +

**ہندوستان** میں غیر قوموں کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا تھا اس سے زیادہ بدتر کوئی برتاؤ نہیں ہو سکتا اور اجنبی لوگوں پر اس ملک میں جو ظلم و ستم کیا جاتا تھا اس کے بیان کرنے کے لئے الفاظ میں بالکل طاقت نہیں ہے چنانچہ شودر جو درحقیقت اسی ملک کے اصلی باشندے تھے مگر آریا نسل سے نہ تھے انکو آریا ایک ایسی ناپاک مخلوق تصور کرتے تھے کہ جنکو دنیا میں زندہ رہنیکا کوئی حق نہ تھا ان کو ملکی اور تمدنی حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا اور ان کو وہ اسی طرح نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے جس طرح مڈل ایجز (قرون متوسطہ) میں ان لوگوں کو دیکھا جاتا تھا جو برص یا جذام میں مبتلا ہوتے تھے موسیو ازنباش نے لکھا ہے کہ بودھ مذہب نے شودروں کے دل میں یہ عقیدہ پیدا کر دیا تھا کہ دنیا میں ان سے بھی کمتر ادنیٰ درجہ کے لوگ موجود ہیں اور اس سے غیر ملک کے باشندے مراد لئے گئے تھے اس تعلیم سے غرض یہ تھی کہ شودر اپنی حالت پر قانع رہیں مذکورہ بالا بیانات سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان والوں کے مذہب میں فیاضانہ طریقے نام و نشان کو نہ تھے بلکہ وہ غیر قوموں کے ساتھ جو برتاؤ کرتے تھے وہ نہایت بیہودہ اور قابل نفرت تھا۔

یونانیوں نے اجنبی ملکوں کے باشندوں کے ساتھ تعصب کا دو طریقے سے ثبوت دیا ایک تو وہ طریقہ تھا جو اسپارٹا کے مقنن لیکرگس نے وضع کیا تھا جو ایتھنز کے مقنن سولن نے قرار دیا تھا مصر کی طرح اسپارٹا میں بھی اجنبی لوگوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا خود سپارٹا کے باشندوں کو اسپارٹا کے سواحل پر بھی قیام کرنیکی اجازت نہایت مشکلوں سے دیجاتی تھی اور وہ بھی کبھی کبھی اگر اجنبی شخص کو کسی ساحل پر ٹھہرنے کی اجازت دی جاتی تھی وہ ہمیشہ اس خطرہ میں رہتا تھا کہ اسپارٹا والے جب چاہیں ان کو نکال سکتے ہیں۔ اسپارٹا کے باشندوں کو جو ملکی اور تمدنی حقوق حاصل تھے وہ اجنبی لوگوں کو ہرگز نہیں دئے جاتے تھے کسی اجنبی کو یہ حق حاصل نہیں تھا +

(باقی آئندہ)

# یادِ رفتگان

(نمبر ۳)

**تیسرا نشان** مہر علیشاہ گولڑوی کی دعوت تفسیر نویسی میں ناکام و نامراد رہنے سے حضرت حجۃ اللہ علی الارض کے دو نشان پورے ہوئے جنکا ذکر ہم پہلے نمبر میں کر آئے ہیں۔ مگر مہر علیشاہ کی نامردی نے ایک اور نشان بھی پورا کیا جو **ایک عزت کا خطاب** ہے چنانچہ **اعجاز المسیح** کے نکلنے پر آپ کا صدق آفتاب کیطرح چمک اٹھا اور یوں یہ الہام پورا ہوا۔

**چوتھا نشان** اسی نشان کے ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جو درمنثور ۔ تفسیر ابن کثیر ۔ اور فتح الباری وغیرہ کتابوں میں بھی ہے **تجمع له الصلوٰة** یعنی مسیح موعود کے لئے نماز جمع کیجاویگی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود کو بیماری اور تفسیر نویسی میں مصروفیت کیوجہ سے ان نمازوں کو جو جمع ہو سکتی ہیں جمع کرنا پڑا۔ اور اس طرح پر یہ پیشگوئی پوری ہوکر مخالفوں پر حجت ٹھہری۔

**پانچواں نشان** **انی مھین من اراد اھانتک** کا نشان ہمیشہ ہی شان اور نئے رنگ میں پورا ہوتا رہتا ہے اس سال شحنہ ہند کے حصہ میں آیا چنانچہ وہ ۱۹۰۱ء کے شحنہ میں حضرت اقدس حجۃ اللہ کے اس شعر

چون زمن آید ثنا سرور عالی تبا

پر نادان و کاذب مثل مجدد السنہ نے اعتراض کیا کہ ثنا کا لفظ بجز اللہ تعالےٰ کے اور کسی کے لئے نہیں آتا۔ اور اس اعتراض کے ذریعہ اس کی مجددیت کی پردہ دری ہوگئی۔ کہ اس نے **کریما** تک بھی نہیں پڑھی۔ ورنہ

نبیٔ تا بود درمان جہانگیر ثنائے محمد بود دل پذیر

اسے ضرور یاد ہوتا۔ اس طرح پر اس کی مجددی شاعری اور فارسی دانی ساری کرکری ہوکر الہام **انی مھین من اراد اھانتک** پورا ہو گیا۔

**چھٹا نشان** چھٹا نشان **خراب الجدار** کا ہے۔ یعنی ہمارے مخالفوں نے جو دیوار چھوٹی مسجد کو جانے والے راستہ میں بنا دی تھی اور ایک سال سے زاید عرصہ سے اس کا مقدمہ دائر تھا۔ آخر وہ بھی رفتار وطرز پر چلتے چلتے جیسا کہ قبل از وقت خدا تعالےٰ کی وحی ہو چکی تھی۔ ۲۰ اگست ۱۹۰۱ء کو خود ان لوگوں ہی کو گرانی پڑی جنہوں نے کھڑی کی تھی۔ اس کے لئے مفصل دیکھو الحکم مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۱ء۔

**ساتواں نشان** شحنہ ہند کی دوسری ذلت جو اس نے ۱۶ مارچ ۱۹۰۱ء کے ضمیمہ میں **لسان** کے مونث ہونے پر اعتراض کیا اور اسے دکھا دیا گیا کہ لغت عرب میں **لسان** کے مونث ہونے کی سند موجود ہے۔ اس طرح اس کی مجددیت کی پردہ دری کی گئی جو مفصل الحکم میں درج ہے یہ بھی ایک نشان تھا جو **انی مھین من اراد اھانتک** کے رنگین پورا ہوا

**آٹھواں اور نواں نشان** حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کا احیا۔ صاحبزادہ صاحب سخت بیمار ہو گئے تھے اور غش پر غش آجانے سے بہت ہی کمزور ہو گئے تھے یہانتک کہ ایکمرتبہ زندگی کا کوئی نشان موجود نہ تھا انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ دیا گیا۔ لیکن آخر حضرت امام موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے **پھر وہ زندہ ہوگیا** اور ایسا ہی قاضی یوسف علی نعمانی بھی مرض الموت سے ایسے وقت میں جبکہ ۔ ۔ ان کی زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی حضرت اقدس کی دعا سے بچ گئے۔ اور بہت سے نشان آپ کی تائید میں ظاہر ہوئے جو مختلف اوقات میں الحکم میں شایع ہوتے رہے ہیں جن پر ہم مفصل بحث نہیں کر سکتے۔

# تصنیفات وتالیفات

حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود کی پہلی تصنیف اسی سال میں **اعجاز المسیح** شایع ہوئی۔ اور تحفہ **گولڑویہ ۔ تریاق القلوب ۔ لجۃ النور خطبہ الہامیہ** سال کے آخر حصہ تک برابر چھپتی رہی ہے اور بہت جلد یہ کتابیں قریباً سب کی سب شایع ہونے والی ہیں۔

اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیگر اہل قلم کی طرف سے بھی کئی کتابیں شایع ہوئیں ۔ چنانچہ پیر مہر شاہ گولڑوی کی کتاب شمس الہدایۃ کا جواب حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی طرف سے بنام **شمس بازغہ** شایع ہوا جسکا جواب آجتک نہیں ہو سکا۔

اور جناب مرزا خدا بخش صاحب ابو العطا کی طرف سے ایک ضخیم کتاب آٹھ سو سے زاید صفحوں کی بنام **عسل مصفّٰے** شایع ہوئی۔

قرآن کریم کی خدمت کے لئے ایڈیٹر الحکم نے تفسیر القرآن کا پہلا پارہ شایع کیا حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے دو خط اور رسالہ مسلمانوں کا خدا اور اس کے **حضور** دعا اور آسمانی فیصلہ دوبارہ طبع ہوکر شایع ہوئے ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کیطرف سے ایک جدید اور عجیب قاعدہ **تیسیر القرآن** نام طبع کیا گیا۔

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت نے قرآن شریف کا ترجمہ لکھنا شروع کیا اور عربی تفسیر بھی

مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے الٰہی بخش اینڈ کو کی کتاب **عصاءِ موسیٰ** کا جواب بنام آیات الرحمٰن لکھنا شروع کیا۔

غرض یہ صیغہ اپنے رنگ میں پچھلے تمام سالوں سے بڑھا ہوا

اللھم زد فزد

# اشتہارات

اس سال میں بھی بفضلہ تعالےٰ یہ صیغہ خوب ترقی پر رہا۔ چنانچہ اس سال میں قریباً دس ہزار کے مختلف اشتہارات سلسلہ عالیہ کی تبلیغ اور تائید کے لئے اللہ تعالےٰ کی نصرتوں اور خدا نما نشانوں کے اظہار کی خاطر شایع کئے گئے۔

# خطوط

خط وکتابت کا سلسلہ بہت بڑا سلسلہ ہے اور اس سے بہت لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ سلسلہ **دو حصوں** میں منقسم ہے ایک تو وہ خطوط ہیں جو براہ راست حضرت حجۃ اللہ یا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نام آتے ہیں۔ اور دوسرے وہ خطوط ہیں جو حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب یا دوسرے لوگوں کے نام آتے ہیں۔ ان خطوط سے ہماری مراد وہ خطوط ہیں جو حضرت اقدس کے متعلق آتے ہیں حضرت اقدس کے خطوط کا جواب خدا تعالےٰ کی خاص تائید کے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب برابر دیتے ہیں۔

وہ خطوط جو باہر سے حضرت اقدس اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نام سے آئے ان کی روزانہ اوسط تیس ۳۰ تک ہے اس انداز سے سال تمام میں قریباً **بارہ ہزار** خطوط آئے۔

اور ان خطوط کی اوسط روزانہ جو حضرت مولوی نوراللہ جن

صاحب یادد کثر لوگوں کے نام بغرض استفسار حضرت اقدس آئے ۱۵ ہے یا سالانہ ۵۴۷۵ گویا ساڑھے پانچہزار کل تعداد قریباً اٹھارہ ہزار۔ اور اسیقدر خطوط لکھی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ کسقدر لوگوں میں بذریعہ خطوط اس پاک سلسلہ کی تبلیغ پہنچی ہے۔

## مہمانوں کی آمدورفت

یہ سلسلہ بھی اس سال ترقی پر رہا۔ روزانہ اوسط حضرت اقدس کے دسترخوان پر کھانے والوں کی اسی کے قریب رہی ہے اس لحاظ سے سال بھر میں آنے والوں کی تعداد مجموعی کسی صورت میں بیس ہزار سے کم نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

## بدگہر ار خطا خطا نکند

پیسہ اخبار کی یہ شرمناک پالیسی کہ وہ خواہ نخواہ حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود دام اللہ فیضہم کی مخالفت کرتا ہے۔ حقیقت میں

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ میزند

کی مصداق ہے۔ چنانچہ اس کا تازہ ثبوت اس کی ۸ فروری سے ۱۹۰۸ء کا پیسہ اخبار ہے جس میں اس نے صفحہ ۲ پر کسی **فضل حق** کا ایک اشتہار غالباً بدون اجرت شایع کیا ہے۔ ہم کو اس پر کوئی اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے یہ اعلان کیوں شایع کیا؟ مگر ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس اشتہار کا **عنوان** جو پیسہ اخبار نے **ہر فرعونے راموسٰے** تجویز کیا ہے یہ ضرور اس کے خبث باطن کی دلیل ہے اور اس **ملایانہ** عناد اور ضد کو ظاہر کرتا ہے۔ جو اسے حضرت مسیح موعود سے ہے گویا **پیسہ اخبار** کا مسلمان ایڈیٹر اس عنوان میں **فضل حق** کو موسیٰ قرار دیتا ہے حالانکہ فضل حق کا یہ دعوےٰ ہے اور نہ اس کی موسویت کا کوئی ثبوت پیسہ اخبار کے پاس ہے پھر **مسلمان** کہلا کر ایسی بیہودہ حرکت کرنا عن اللغو معرضون کی شان سے دور ہونا نہیں تو کیا ہے؟

**پیسہ اخبار** جو اپنی گذشتہ اشاعت میں عیسائیوں کے لاہوری ماہواری رسالہ پیرا علےٰ درجہ کا تعریفی ریمارک کرتا ہے اور یوں اپنی اسلامی غیرت کا ثبوت دیتا ہے **اسلام** سے جسقدر تعلق ہے ہمیں اس کا خوب علم ہے۔ اور ہم دعوےٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی تصنیفات اس نے نہیں پڑھی ہیں۔ پھر یہ کیسی بے حیائی ہے کہ دریدہ دہن ہو کر وہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر لکھنے کے لئے قلم اٹھاتا ہے۔ بحالیکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے اور قرآن شریف اسے ہدایت کرتا ہے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ پھر خدا تعالےٰ کے ایک مامور و مرسل کو **فرعون** کہنے کی جرأت کرنا **ایک مسلمان** خدا ترس مسلمان عاقبت اندیش مسلمان کی شان سے ضرور بعید ہے گو پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کے نزدیک ایک معمولی بات ہو۔

ہمیں زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر جو ہندوؤں سے ربط ضبط بڑھانے کے لئے کانگرس کی تائید بھی ضرورتاً کر دیا کرتا ہے) اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے بھی اس الزام کو رد نہیں کر سکتا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کے خلاف مضامین شایع کرنے کی تو دلیری کرتا ہے۔ لیکن جب اسکی تردید اسکے پاس بھیجی جاوے تو وہ اسے ہرگز نہیں چھاپتا اور ہمیں بارہا اس کا تجربہ ہوا ہے خود ہم نے اور ہمارے احباب نے پیسہ اخبار کی اس قسم کی بیہودگیوں پر اسے بیدار کرنے والے مضامین لکھے ہیں جو اس نے شایع نہیں کئے اور مجبوراً دوسرے اخبارات میں انہیں شایع کرانا پڑا ہے حالانکہ ایک آزاد اخبار نویس کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ کبھی بھی اپنی رائے کی پاسداری کی پروا نہ کرے۔

جب کہ اس کی کمزوری اور بیہودگی دلایل اور واقعات کے رو سے ثابت کر دیجاوے۔ ہم یہ بھی کہ پیسہ اخبار آئندہ کے لئے اس اصول کی کہاں تک پیدا کرتا ہے سردست ہم اسے اسلامی ہمدردی کے رو سے سمجھاتے ہیں کہ وہ اپنے اس طرز کو بدل دے اور خدا تعالےٰ سے ڈر کر قلم اٹھایا کرے۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود کی ساری تحریروں کو نہ پڑھ لے۔ ان پر نکتہ چینی کرنے کا اسے کوئی حق شرعاً عرفاً۔ اخلاقاً حاصل نہیں ہے اور یا تو وہ اس قسم کے مضامین جو محض دل آزاری کے لئے غلط بیانیوں کے سلسلہ میں شایع کئے جاتے ہیں شایع نہ کیا کرے اور یا وہ تحریریں بھی جو ان کی تردید میں اس کو بھیجی جاویں شایع کرے۔

فی الحال ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور محض خیر خواہی کی بنا پر اسے یہ رائے دیتے ہیں ورنہ پیسہ اخبار کو یاد رہے کہ اس کی اس انانیت اور شیخی کو توڑنے کے لئے ہم بفضلہ تعالےٰ ہر **ہر فرعونے راموسٰے** کی مثال عملی رنگ میں اسے سمجھا دیں گے۔

نصیحت گمت بشنود بہانہ مگیر
کہ ہر چہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

## رویائے صحیحہ

۱۴ر جنوری کی شب کو سونے سے پہلے دعا کے لئے کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے (جن میں سے ایک لاہور میں طاعون کا آجانا بھی تھا) جن کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ کو توفیق بخشی کہ میں حضور قلب سے اپنے مولا سے دعا مانگوں۔ نماز عشاء کے بعد جناب باری میں دعائیں مانگتا ہوا سو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دولت خانہ کی لپائی کا ارادہ فرمایا ہے اور راج مزدور لپائی کے کام میں مصروف ہیں۔ میں بھی ثواب اور شوق کی وجہ سے بجائے ایک مزدور کے ایک کوچی سے دیواروں پر لپائی کرنے لگا میں جب لپائی دیوار پر کر چکا اور غالباً لپائی کا سب کام ہو چکا تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ حضور کا ارادہ اس کام کے عوض میں کچھ بخشیش کرنیکا ہے۔ معاً حضور قرآن شریف اٹھا لائے اور سورہ یٰس کا تیسرا رکوع یعنی وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ

اَلْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ اَحْیَیْنٰھَا وَاَخْرَجْنَا

مِنْھَا حَبًّا فَمِنْہُ یَاْکُلُوْنَ الخ نکالا مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ حضور نے اس رکوع مبارک کی کونسی دو آیتوں کا ترجمہ فرمایا۔ غرض وہ وقت میرے لئے ایک نہایت بیش قیمت اور نوری وقت تھا جبکہ میں حضور کی زبان مبارک سے ترجمہ سنتا تھا۔ کیونکہ وہ ویسا ترجمہ نہ تھا جو عام لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں اسی حالت میں یہ بھی جانتا تھا کہ یہ قرآن شریف کے ظاہری معنی نہیں بلکہ باطنی

یعنی روحانی اور خاص معنی ہین - جنکا علم حضور ہی کو دیا گیا ہے -

قبل ترجمہ کے مین یہ بھی بھائیون کو بتانا چاہتا ہون کہ لاہور مین دو روز سے اکثر اوقات ابر رہتا ہے اور بارش کی امید بھی ہے میرے خواب کی حالت مین بھی ویسا ہی ابر موجود تھا حضور نے آیت شریف پڑھی اور پھر ابر کو دیکھا - فرمایا بارش ہوگی اور پھر آیت پر غور کیا - پھر فرمایا - ان سے روزہ ہوگی پھر دوسری آیت پڑھی پھر فرمایا - دیکھو - روزے رکھنا پھر تاکید فرمایا کہ روزے ضرور رکھنا اگر نہ رکھے تو نقصان کرو گے مین نے سمجھا کہ یہ طاعون کے متعلق حضور نے علاج فرمایا ہے -

بس اسکے بعد حضرت تشریف لے گئے اور خواب کا سلسلہ ختم ہوا اور مین اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ صبح کی نماز کا وقت تھا - بس میرا منشا الحکم مین اس کی اشاعت کا صرف یہی ہے کہ سب بھائیون کو اس حکم کی اطلاع ہو جاوے - اگرچہ میرے خواب کی بنا پر کسی دوسرے شخص پر اس حکم کی پابندی لازم نہ ہو سکتی ہو لیکن مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ ہم سب مشرف بہ بیعت ہونیکہ ایک ہی دیوار کی اینٹین ہین - اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ جو بات کسی ایک بھائی کو ملے وہ حتی المقدور سب کو کم سے کم اس کی اطلاع ضرور کر دے -

روزہ ایک ایسی مقبول اور خدا کی جناب مین ایک پیاری عبادت ہے - بشرطیکہ وہ اپنی پوری لوازمات کے ساتھ ہو - یعنی ہر ایک قسم کی بدی آنکھ کی - کان کی - زبان کی - ہاتھ کی - غرض جسم کے تمام اعضا جو کسی بدی کے مرتکب ہو سکتے ہین سب سے بچکر روزہ ہو - تو پھر اس کی برکات اور بے حد انعامات وثمرات کے ملنے مین ایک رائی برابر بھی شک نہین -

پس میری ناقص رائے مین ہر ایک بھائی کو خصوصاً ایسی جگہون مین جہان طاعون موجود ہو روزے ضرور رکھنے چاہئین - اور پھر خصوصیت کے ساتھ جب بارش ہو تو ضرور ہی رکھین کیونکہ اس حکم کی منشا یہی معلوم ہوتی ہے -

عام طور پر جسم کو سردی سے خوب بچائین تر جگہ پر بود و باش نہ رکھین - مکانون کو صاف وستھرا رکھین چونہ - قلعی - مٹی وغیرہ سے مکانون کو لپائی کرائین حسب استطاعت - لوبان - عود - اگر کی بتیان مکانون مین ایک وقت سلگا لیا کرین - غذا نرم اور زود ہضم کھائین - سب سے بڑھکر یہ کہ رات دن دعاؤن مین مصروف رہین - اور مجھ نابکار کو بھی دعاؤن مین شامل رکھین - والسلام

عاجز محمد حسین قریشی - رفیق الصحت لاہور
حویلی کابلی مل - ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

## مخمس از محمد نواب صاحب ثاقب احمدی مالیرکوٹلوی
## جو دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کی آخری تاریخ کو ایک بڑی جماعت مین پڑھی

بعد تسلیم اسلام کے کلام آغاز مین

برادران با ہمت بلند دے خدا تمہین
وفاق و اتفاق دے محبت و صفا تمہین
صراط مستقیم کیطرف ہو رہنما تمہین
ملے خدا سے نور عقل حکمت و ذکا تمہین
تباہی کشتی سلامتی کا ناخدا تمہین

نہ محنتون سے جی چراؤ اور نہ کام سے تھکو
بڑے ہی چست و چالاک ہو کے زندگی بسر کرو
جو دینیون کے دلون سے کوئی نیک کام لو
دکھا دو ہمتیان جہان مین جس سے نیک نام ہو
ملیگا اس طرح خدا سے عزت وعلا تمہین

برائیون کی محفلون سے تم الگ تھلگ رہو
بھلائیون کی دوڑ مین ہر ایک سے بڑھو رہو
وہ طاقتین ہون تم مین جس سے علم پڑھتے رہو
وہ قوتین ہون دل مین جس سے کام پر مصر ہو
نہ لڑکھڑا سکے راہ حق مین وہم اوضاع تمہین

بری نگاہ سے نہ تکنا نگاہین ہون پر نور
ہر ایک لمحہ اس خدائے پاک کا ہو دل مین [illegible]
بیان ہو آبدار اور دین مین ہون بھولکر
نہ آنے پائے ایک بھی لفظ بد زبان پر
کہو کسی کو اور کہو نہ کوئی تمہین

بڑون کا صدہزار جان و دل سے تم کرو ادب
اثر کرے ہوئی مین اون کے اچھے شعور کرو طلب
فرو کرو بھڑک اوٹھو جو اُن کی آتش غضب
جو رہو جائین وہ منا کے لاؤ انکو سب کے سب
کرے پر خبر گیری ادنی کی پرانا دعا تمہین

خدا ہے اچھے ساتھ جنہین صبر و ثبات ہو
شکوک وہم سے ہو پرے ہر ایک ان کی بات سے
ہے آئے روز عید اونھین کو ہیں رات شب برات سے
بیان مین لطف انکی بات بات مین نبات ہے
ٹپک پڑیگی رال پڑ گیا جو کچھ مزا تمہین

وہ متقی جو دشمنون کو مارتے نہین کبھی
مصیبتون مین جز خدا پکارتے نہین کبھی
کسے بغیر شیخیان بگھارتے نہین کبھی
وہ حوصلہ سے بڑھکے ڈینگ مارتے نہین کبھی
سنائینگے ہم انکے وصف اور بھی وفا تمہین

بنی ہوئی کو ایک دم مین وہ بگاڑتے نہین
سلی ہوئی قبا کو وہم سے وہ پھاڑتے نہین
عدو جو گر پڑا ہے سامنے پچھاڑتے نہین
بھلا برا سنا کے انکو کچھ لتاڑتے نہین
برادران! چاہئے بغرض دوستی تمہین

پھنسا دین بری جگہ تمہارے دل کے ولولے
ملین جہان پہ تم کو دل لبھانیوالے شغلے
ہون صحبتین بہت بری جلیس ہون بہت برے
خدا کی آتش غضب مین جو کہ ہون مستحق گلو
بچائیگا اس آگ سے تمہارا اتقا تمہین

لباس اتقا وہی جوان کے ہوگا زیب تن
برہنہ رکھے سستی اور کاہلی سے جو بدن
اوسی کو خلعت قبول دیگا خدا ذو المنن
کہ اتقا ہی جسکی روح و تن ہے پیرہن
یہ متقی یہ بالیقین ملیگا قبا تمہین

بلند ہمتون سے کام دین تم کئے چلو
مسیح وقت کی ہدایتون پہ جان دیئے چلو
علوم کی شراب ناب دمبدم پئے چلو
پھر خوان عام ہے یہان سے آب و نان لئے چلو
یہان سے روح کے غذائیگی ترنقد تمہین

ملینگے پھر کبھی جو اپنی زندگی وفا کرے
بری بلا یہ چیز ہے خدا فراق کا برا کرے
ہر ایک تم سے بھائیو میرے لئے دعا کرے
کر پھر ملائے ہمکو آپ سے خدا خدا کرے
دعا ثاقب اک یہ ہے کہ ہمکو خوش خدا تمہین

# بنام علی محمد درزی ساکن سوہل

تمہارا خط مجھکو ملا یہ تم لوگون کا ایمان ہے کہ مین نے قسم کھاکر لکھا کہ مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپنے فرمایا کہ مرزا غلام احمد سچا اور منجانب اللہ ہے اور تم کہتے ہو کہ نعوذ باللہ وہ نبی نہین بلکہ شیطان تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل بن گیا یہ کسقدر گستاخی اور بے ادبی اور بے ایمانی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ذلت روا رکھی جاتی ہے کہ شیطان آپکی شکل پر آجاتا ہے حالانکہ حدیث شریف ہے کہ من رأنی فقد رئی الحق فان الشیطان لا یتمثل بصورتی یعنی جس نے مجھے دیکھا درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ ہان یہ ممکن ہے کہ ایک شریر خبیث آدمی جھوٹے طور پر یہ کہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا۔ اور اصل مین کچھ نہ دیکھا ہو کیونکہ اس زمانہ مین ایسے بدمعاش بھی بہت ہین کہ بے خوف ہو کر سچائی کا مقابلہ کرنیکے لئے جھوٹی خوابین بھی پیش کرتے ہین اور اشتہارون مین چھپواتے ہین اسیوجہ سے مین نے لکھا تھا کہ اگر مین نے جھوٹ بولا ہے تو میرے دونون بیٹے ہلاک ہو جائین ورنہ جو شخص مکذب ہو۔ اس کو چاہئے کہ اپنی تکذیب کی یقین پر بنا رکھکر یہ اشتہار شائع کرے کہ یہ خواب جھوٹی ہے ورنہ میرا بیٹا ہلاک ہو جاتا تو مین امید رکھتا ہون کہ اس کا بیٹا ہلاک ہو جائے گا۔ مگر تم نے تو کوئی اشتہار شائع نہ کیا صرف بیہودہ طور پر چند سطرین اپنے قلم سے لکھکر میری طرف بھیجدین اور خدا کے ساتھ بھی ایک چال بازی اختیار کی وہ یہ لکھا کہ مین یکم فروری ۱۹۰۲ء سے ۱۰ فروری ۱۹۰۲ء تک میعاد مقرر کرتا ہون کہ اگر مین اس خواب کی تکذیب مین جھوٹا ہون جو عبد الرحمن یعنی اس عاجز نے دیکھی ہے تو میرا بیٹا عبد العزیز اس روز تک ہلاک ہو جائے اس سے معلوم ہوا کہ تمہیں بے ایمانی کی شرارتون مین خوب مشق ہے اس قسم کی چال پہلے زمانہ کے کافر کیا کرتے تھے جیسا کہ قرآن شریف مین لکھا ہے اذ قالوا اللّٰھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم کافرون نے کہا کہ اگر یہ نبی سچا ہے تو ہم پر پتھر برسین یا دردناک عذاب آجاوے تو اب بتلاؤ کہ یہ درخواست کافرون کی جو قرآن شریف مین موجود ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ قبول ہوئی کسی جگہ قرآن شریف مین یہ لکھا ہوا نہیں پایا جاتا کہ انپر پتھر برسے تھے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکلیگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سچے نہیں ہین اور کیا تم کہہ سکتے ہو کہ کافرون نے جو طریق فیصلہ اپنے لئے تجویز کیا تھا اسمین وہ غالب رہے۔ اور جائے پتھر کے ایک ٹکڑہ اینٹ کا بھی آسمان سے نہ برسا اب بتلاؤ تمہارے اس قول مین اور ابوجہل وغیرہ کے قول مین کیا فرق ہے ہان تمنے ذرا زیادہ شوخی دکھلا کر ان کافرون کے بھی کان کاٹے کہ اپنی طرف سے میعاد بھی مقرر کردی۔ اے احمق نادان اس طرح پر تو ہر ایک مخالف اسلام کا سچا ہو سکتا ہے مثلاً ایک نصرانی اگر تمہاری طرح شوخی کرکے اور تمہارے اسی عقیدہ کو صحیح تسلیم کرکے یہ کہدے کہ قرآن شریف مین جو لکھا ہے تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا یعنی اس عقیدہ پر کہ رحمن کا کوئی بیٹا ہے۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جاوے اور زمین شق ہو جاوے اور پہاڑ چور چور ہو جاوین۔ اور مین مسیح کو ابن اللہ کہتا ہون اگر قرآن سچا ہے تو مجھپر زمین آسمان ٹوٹ پڑین۔ تو کیا ایسا ہوگا؟ کبھی نہین۔ تو پھر اے اسلام کے دشمن! اے نبی کریم کے دشمن! اور اے قرآن کے دشمن! کیا تو اس قسم کی چالاکی سے اسلام کی ہنسی کرانی چاہتا ہے اور اپنے فریب خوردہ نفس کے خیالات سے دنیا کو سچائی کیطرف آنیسے روکنا چاہتا ہے۔ ایسا ایک ہندو یا عیسائی یا یہودی کہہ سکتا ہے کہ اگر اسلام سچا ہے تو ابھی میرے پر بجلی پڑے۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے کہنے کے موافق اسیوقت کوئی بجلی نہیں گریگی کیونکہ یہ اس کی منہہ کی بات ہے۔ نہ خدا کے منہہ کی تو کیا تو اس سے یہ نتیجہ نکالیگا کہ اسلام جھوٹا ہے کیونکہ بجلی نہیں پڑی۔ اگر تجھے اس مین کلام ہے تو دو سو آدمی سے بلکہ اس سے بھی زیادہ بکہہ۔ ہندو آریہ وغیرہ ایسی باتین کہہ سکتے ہین۔ تو پھر دیکھ کیا کوئی بجلی تاریخ مقررہ تک کسی پر پڑتی ہے۔ یہی تم لوگون کی بیدینی اور حماقت کی باتین ہین جو قرآن شریف کی ہدایتون کی خبر نہیں میعاد مقرر کرنا خدا کا کام ہے نہ انسان کا کام مین نے تو مکذب کے لئے قرآن شریف کی آیت کے مطابق لکھا تھا جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ یعنی اگر یہ جھوٹا ہے تو اپنے جھوٹ سے ہلاک ہو جائیگا اور ایسا ہی وہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ۔ یعنی اس سے ظالم تر کون ہے جو خدا پر افترا باندھے یا خدا کے نشانون کی تکذیب کرے اور ظالمون کیلئے سزا کا وعدہ ہے مگر ان آیتون مین کوئی تاریخ مقرر نہیں اسلئے ہم بھی مقرر نہیں کر سکتے۔ اگر تمہارے دل مین خدا کا خوف ہے تو ابوجہل کی طرح اپنی طرف سے کوئی بات مت تراشو یہ لعنتیون کا کام ہے بلکہ چاہئے کہ قرآن کے وعدے کے مطابق عمل کرو یعنی یہ کہ اگر تمہارے دل مین ہے کہ یہ خواب شیطانی ہے یا مین نے آپ بنایا ہے تو اس بارہ مین ایک بار ایک اشتہار چھپا ہوا شائع کرو کہ مین اس خواب کو یقین دل کے ساتھ شیطانی یا انسانی بناوٹ سمجھتا ہون اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو اے خدا مین دعا کرتا ہون کہ میرا بیٹا عبد العزیز مجھ سے پہلے مرجائے۔ تو ہم یقین کرتے ہین کہ عبد العزیز تم سے پہلے ضرور مریگا۔ کیونکہ خدا کے کلام مین یہ وعدہ ہے کہ کاذب پر اسکا کذب ضرور پڑتا ہے۔ بیہودہ شرارتون سے کیا فائدہ ہے میری طرف کوئی قلمی تحریر مت لکھو۔ اشتہار شائع کرو کیونکہ مین نے بھی اشتہار ہی شائع کیا ہے۔ مین پورے یقین سے کہتا ہون کہ اگر تم ایسی قسم کھاؤ گے تو ضرور ایک دن تم عبد العزیز کو قبر مین دیکھوگے زیادہ کیا لکھون۔ خاکسار عبد الرحمن از بوٹر کلان

## مغرب کے مذہبی خیالات مین تغیر

مغرب کے مذہبی خیالات مین حیرت انگیز تبدل واقع ہوا ہے۔ انڈیپنڈنٹ نیویارک نے حال مین پرانے اور نئے خیالات کا موازنہ کیا ہے جو ریورنڈ گنپت کی جدید کتاب مین لکھے گئے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسا عظیم الشان تغیر عیسائی مذہب مین پیدا ہوتا جاتا ہے اور کس طرح سے فلسفہ وہی رخ اختیار کر رہا ہے جو مشرق مین اختیار کر چکا ہے کسی قدر الفاظ کے تبدل سے جدید خیالات یورپ بالکل ایک عظیم گروہ ہند کے فلسفہ سے ملتے ہین

| پرانا عیسائی خیال | نیا عیسائی خیال |
|---|---|
| خدا سب سے علیحدہ ہے | خدا سب میں ہے |
| تثلیث میں وحدانیت ہے | وحدانیت سب مین ہے |
| خدا نے عیسیٰ کا جسم انسان قبول کیا جو تاریخی واقعہ ہے۔ | انسان مین خدا ہے اور بلا رکاوٹ کے سلسلہ پیدائش قائم ہے۔ |
| بائبل پر ایک راستی کا ذریعہ ہے اور راستی کے دریافت کے لئے قطعی سند ہے۔ | انسان کی روح مین ذریعہ قطعی سند کا ہے وحشیانہ حالت سے انسان نے ترقی کی ہے |
| عام گنہگاری پھیلی ہوئی ہے۔ | انسانی فطرت غیر مکمل ہے۔ |
| گناہ کی ابتلا ہوئی | گناہ انسان نے ورثہ مین پایا۔ |
| عفو ایک ناراض خدا کا درگذر کرنے کا ہے | انسانی روح کو اطمینان راستی کی طرف ملتا ہے |
| نجات روح کے خاتمہ کا ذریعہ ہے۔ | قبول حقیقت سے آنند حاصل ہوتا ہے |
| بہشت انعام اور جہنم سزا کا مقام ہے جو ایک ہی خاص مقام پر قائم ہے اور آئندہ حاصل ہو سکتا ہے | بہشت و جہنم انسان کی روح کی حالتین ہین اس کو راحت و تکلیف اس دنیا مین حاصل ہوتی ہے۔ |

پادری گنپت رائے صاحب کا خیال ہے کہ خود راسخ الخیال عیسائی اس ضرورت کو قبول کرینگے آزادی خیالات سے تعصب دور کرین اور بیسوین صدی اس عجیب نظارہ کو دیکھیگی۔ وسیع خیال عیسائی تحریک شروع ہوگی جو مختلف گروہ عیسوی مذہب مین اتحاد پیدا کرے گی اور مختلف مذاہب کو باہم ملائیگی

## مختلف خبرین

**ڈیرہ غازیخان** کی قسمت کا فیصلہ اب ہوا چاہتا ہے گورنمنٹ نے اب اس شہر کو زیادہ محفوظ کرنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے ایک کمیٹی عنقریب منعقد ہو کر اس امر کا فیصلہ کریگی کہ شہر مذکور کو اب کون سے نئے مقام پر آباد کرے۔

**کلکتہ** مین جہاز رانی کا فن سکہانے کے لئے ایک جہاز خاص کئے جانے کی استدعا کیگئی ہے۔

**مدراس** مین ایک کتے نے اپنے مالک کے چار سالہ بچے کو جو تالاب مین گر پڑا تہا ڈوبنے سے بچا لیا۔

**پانیر** کا یہ مشورہ نہایت معقول ہے کہ جشن قیصری کے موقعہ پر پنجاب کے غیر آبپاش علاقون اور دیگر قحط زدہ قطعات کے مالگذارون کو ملتوی شدہ معاملہ معاف کر دیا جائے۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ بقایا معاملہ کی علت مین بغیر منظوری گورنمنٹ قرقی کے وارنٹ جاری نہ ہوا کرین۔

**رنگون** مین ۵۰ بیکار یونکی فوجکو ایک ایک ہفتہ سخت قید کی سزا ملی جو لوگون کے کان کہاتے پہرتے تہے۔

**کلکتہ** کی طرح مدراس یونیورسٹی مین بہی امتحان بیچلر آف سائینس لینا منظور کیا گیا ہے

**مقدمہ پنا** کا فیصلہ ہو گیا رانی کنول کور۔ رسول اور بجہمی پرشاد بعدم ثبوت رہا ہوئے۔ اچہی لال کو موت کی سزا ہوئی مہاراجہ صاحب کی نسبت گورنمنٹ مین رپورٹ ہوگئی۔ امید نہیں کہ وہ پہر گدی پر بیٹھ سکین۔

**طرابلس** سے خبر آئی ہے کہ ایک گہر مین کوئلے سلگا کر دروازے بند کر دیے گئے ہوا کی آمدورفت کے لئے کوئی سوراخ نہ رہنے سے صبح کو تمام گہر کے آدمی مرے ہوئے پائے گئے اگر لمپ جل رہا ہو یا کوئلہ سلگ رہے ہون تو اس امر کی ضرور احتیاط رکہنی چاہئے کہ مکان مین ہوا کے تمام مخارج بند نہ کئے جاوین

**لاہور** مین انتظام طاعون کے لئے ہفتہ اخیر تک ہوا۔ تنخواہ چھ سو ماہوار مقرر ہوئی اضافہ پولیس بہی ہوگا جسکے لئے میونسپلٹی لاہور نے دس ہزار روپیہ ماہوار منظور کیا باقی سرکار دیگی

**حجاز** ریلوے کے کام کے متعلق ہفتہ مختتمہ ۲۲ رمضان المبارک کی رپورٹ مظہر ہے کہ کام نہایت سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ کام کرنیوالے پہلے کی نسبت زیادہ بڑہا دئے گئے ہین۔ چار مختلف مقامات پر کام شروع ہے اس ہفتہ سڑک کہودنے مٹی کوٹنے اور پتھر توڑنے والون کی تعداد ۲۱۵۴ تہی۔ جڑائی کرنے سلیپر بچہانے اور پلون والون کی تعداد ۱۴۳۳ مزدور تہے اور ۲۳ معمار اور لوہار۔ ۵۳۱ گدہے ۱-۳۸ اونٹ ۶۵ پتھر ڈہونے کی گاڑیان تہین ٭

## بیعت

**عبد القادر صاحب** ساکن علیوال۔ حال وارد کوہاٹ دروازہ بنون دوکان ابراہیم رنگریز
**فضل حسین صاحب** ساکن کریالہ ضلع گجرات حال وارد سائیں ضلع گجرات ڈاکخانہ حاجی والہ
**محمد دین صاحب** چیف انجینئر نیروبی افریقہ ملک مشرقی
**فتح محمد صاحب** ساکن اوچہانہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ حال پسرور سرمونڈل
**مولوی محمد صاحب** ساکن پیل ضلع خوشاب تہانہ نوشہرہ
**شیخ ڈوڈ دین صاحب** کاتب سرکاری مونگیر محب بازار
**محبوب عالم صاحب** لاہور رنگ محل
**امام بخش صاحب** ساکن ڈوہولن ضلع سیالکوٹ۔ تحصیل ظفروال ڈاکخانہ ظفروال
**عبد الکریم صاحب** ″
**میان ماہیا صاحب** ″
**مولوی برہان الدین صاحب** مدرس ساکن لورا ضلع گجرات پنجاب حال نیروبی ہسپتال افریقہ
**امام الدین صاحب** افریقہ نیروبی ہسپتال
**شیخ فرزند علی صاحب** ساکن شاہ جہان پور حال وارد الہ آباد بخشی بازار محلہ کوتوالی
**میان عبد اللہ** ساکن کہنگہ ضلع ہوشیار پور تہانہ بلاچور
**عنایت علی صاحب** مراد آبادی ٹھیکیدار

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپا

صاحب انوار الاسلام سیالکوٹ کے مقدمہ مین بغرض شہادت ۱۳- فروری کو سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

۳- حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید مین قلمی خدمت مین پوری قوت و طاقت کیساتھ معروف ہین چنانچہ اس اشاعت مین تحفہ ہند سچا فیصلہ آپکے پر زور قلم کا نتیجہ ہے۔

۴- مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی بعض امور کے انصرام کے لیئے امروہہ تشریف لے گئے تھے وہان جاکر آپ نے جناب قاضی آل محمد صاحب رئیس امروہہ کی تحریک سے بہت بڑی تبلیغ کی ہے اور خدا کے فضل سے ہر میدان مین فتح و نصرت انکے شامل حال رہی وہان بعض بڑے بڑے جید عالم اس سلسلہ عالیہ مین داخل ہونے والے ہین۔ اللھم زد فزد۔

۵- ہمارے مکرم و محترم عزیز بھائی ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم نے دار الامان آکر نظیر ہر دلعزیزی اور شہرت حاصل کرنے کے علاوہ ایک قابل تقلید نظیر قایم کی ہے ڈاکٹر صاحب اپنے فن مین جسقدر ماہر اور ہوشیار ہین۔ اسکا تذکرہ ہم دوسرے موقعپر سرکاری یادداشتون کی بنا پر کرینگے۔ فی الحال ہمکو اس نظیر کا ذکر کرنا ہے جو انہون نے قادیان مین آکر قایم کی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے دار الامان مین آکر یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ۰۰ مریضان چشم کا علاج کرینگے اور انکی فیس مین جو کچھ وصول ہوگا وہ سارے کا سارا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد مین دینگے چنانچہ انہون نے آنکھین بنانی شروع کین اور آج تک قریباً ۱۵ آنکھین موتیابند کے مریضون کی بنائی ہین خدا کا فضل ہے کہ سب کی آنکھین بہت عمدہ بن گئی ہیں۔ انکے حسن اخلاق ہوشیاری اور اس فن مین پوری تجربہ کاری کا اسقدر شہرہ ہوا ہے کہ ارد گرد کے دیہات سے لوگ چلے آتے ہین اور حضرت اقدس کے دروازہ پر ایک اچھا خاصہ گروہ آنکھ کے بیمارون کا جمع رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب بڑی مہربانی ہمدردی اور توجہ سے پیش آتے ہین۔ غربا، اور ضعفاء کا علاج مفت کیا جاتا ہے اور فیس کے لئے کسی کو مجبور نہین کیا جاتا جو کچھ کوئی دے دے لیتے ہین۔ غرض اس طریق سے نہ صرف بیسون انسانون کو بیش قیمت فایدہ پہونچا بلکہ سلسلہ عالیہ کی سچائی پر ایک شہادت قایم ہوئی اور مالی مدد بھی پہونچی۔ ہم اپر ذرا مفصل لکھنا چاہتے ہین تاکہ ہمارے دوسرے بھائی جو ڈاکٹر ہین اس نظیر سے سبق حاصل کرین۔ ہمکو امید ہے کہ یہ نظیر عمدہ نتیجہ پیدا کرے گی۔

۶- بیعت کرنے والون کے نام کالم مبایعین مین درج ہین۔ مگر اس سلسلہ بیعت میں ہم جناب میاں محمد یوسف خانصاحب مہتمم باورچیخانہ مہاراجہ کپورتھلہ کا ذکر کرنا چاہتے ہین اگرچہ وہ اس سلسلہ مین داخل تھے مگر انہون نے بیعت کے لیئے اپنا ایک خاص آدمی تحریری درخواست دیکر بھیجا کیونکہ انکو رخصت نہ مل سکتی تھی۔ ہمارے ناظرین آگاہ ہین کہ کلکتہ مین خانصاحب موصوف نے اس سلسلہ کی تبلیغ مین بہت کوشش کی ہے۔ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ وہ تبلیغ کے سلسلہ مین نمایان پارٹ لینے والے ہین انکا ارادہ ہے کہ حضرت اقدس کی بہت سی کتابین مختلف جگہون مین پھیلائین چونکہ انکے دوستون اور احباب کا ایک وسیع دایرہ ہے امید ہے وہ اپنے سچے اخلاص کی بنا پر اس پاک سلسلہ کی اطلاع ان سب کو دینگے۔ اور سلسلہ عالیہ کی اہم دینی ضروریات مین اپنا سچا اخلاص ظاہر کرین گے۔

---

مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔ مرزا حیرت کی مخالفت کرتے کرتے دار العلوم دہلی کو پنجابی کاتب کا تخمہ ہوگیا ہے اسلیئے وہ ۱۰- فروری ۱۹۰۵ء کے دو ورقہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر برس آیا ہے۔ مگر الحکم ۱۳- فروری سے پہلے دار العلوم کو پہونچ سکتا تو ہم اسکو اسی اشاعت مین خدا کے فضل و کرم سے دکھا دیتے کہ جس تحریر کا جواب ایسے قبلہ و کعبہ جیسے اخبار سے نہین ہو سکا اسپر اسکی بودی اور بیہودہ تحریر بالکل اسی کے مصداق ہے۔

عذر نا معقول ثابت میکند الزام را

بہر حال وہ منتظر رہے ہم ورنہ گو رانا بخانہ اش باید رسانید پر عمل کرکے اسکو دکھا دینگے انشاء اللہ العزیز۔

---

## تلاوۃ قرآن کریم کے لئے اشارات

### سورۃ المومنون رکوع - ۶

جب عذاب الہٰی نازل ہوتا ہے تو دو قسم کے لوگ ہوتے ہین جو عذاب میں پکڑے جاتے ہین اول وہ بدکار اور نافرمان لوگ ہوتے ہین جن کی بدکاریون اور نافرمانیون نے عذاب الہٰی کو کھینچا ہے۔

دوم وہ لوگ جو بدکار تو نہ تھے مگر بدکارون سے تعلق رکھتے تھے اور ان سے اجتناب نہ کرتے تھے پس بدکاریون اور بدکارون سے بہر حال علیحدگی اختیار کرلینی چاہیئے۔

ادفع بالتی ہی احسن۔ بدی کو ایسی تدبیر کیساتھ ہٹا دو۔ جو بڑی خوبیان رکھتی ہو۔ یعنی عمدہ تدبیر سے بدی کو دور کرو۔

نحن اعلم بما یصفون سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ۔ انبیاء و رسل۔ کتب الہٰیہ۔ جنت و نار اور آخرۃ کی بابت صفت بیان کرنے مین احتیاط کرنی چاہیئے

ہمزات ۔ ایڑیان

من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔ تناسخ کے ابطال پر صریح دلیل ہے۔ برزخ کے معنے روک کے ہین۔

تلفح۔ جھلس دے گی۔

کالحون۔ کالے کلوٹے

اخسئوا۔ مت بولو کتے کی دھتکار کو خسا کہتے ہیں۔

عبثاً۔ بیہودہ

---

## اِطلاع

اظہار رائے کے لیئے جو کتابین اور رسالے دفتر الحکم مین آئے ہوئے ہین انپر ہم اگلی اشاعت مین مختصر اظہار رائے کرینگے۔

---

عرب مین خانہ جنگی :- زبیر سے ایک نامہ نگار ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ ابن رشید مقام صفوان مین خیمہ زن ہے جو بصرہ سے ۲ گھنٹہ کی راہ ہے گورنر بصرہ نے اسکو بصرہ مین طلب کیا تھا لیکن اسنے عذر کیا اور اپنا ایک سکرٹری بطور قائمقام کے بھیجا امیر نجد کا سکرٹری تین روز تک بصرہ مین مقیم رہا والی بصرہ کیطرف سے اسکو ایک نادر تحفہ دیا گیا والی بصرہ نے ابن رشید کو صلاح دی ہے کہ سردست شیخ مبارک پر حملہ کرے اور اپنے دار الخلافہ کو چلا جائے۔

عبد العزیز ایک وہابی سردار ہے جو امیر ابن رشید کا سخت دشمن ہے علاقہ نجد مین بہت سے لوگ اسکے حامی ہیں کہتے ہین کہ بہت سے فرقے اسکے ساتھ شامل ہوگئے ہین اگر ایک دفعہ ابن رشید اور عبد العزیز کے مابین معرکہ کی جنگ ہوکر رہیگی تو عرب میں خون ریزی بڑے پیمانہ پر ہوگی جیسے سامنے وہ جنگ مات ہو جائیگی جو ابن رشید اور شیخ مبارک کے مابین سال گذشتہ مین ہوئی تھی۔ اور اسکا اثر عرب کے تمام قبیلون پر پڑیگا کیونکہ ہر ایک قبیلہ ایک نہ ایک فریق کی مدد ضرور کرے گا۔

والی بصرہ کی صلاح ابن رشید کو پسند نہ آئی کیونکہ وہ پہلے نجد کو

# کلمات طیّبات

## حضرتِ امامِ آخر الزمان سلّمہ الرحمٰن

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۵ جلد ۵

### تیسری ملاقات

۲۸ دسمبر کو جبکہ حضرت اقدس کی تقریر پڑھکر سنا دی گئی اسکے بعد حضرت اقدس نے مندرجہ ذیل مختصر سی تقریر مسٹر عبد الحق کے اس سوال کے جواب میں کہ کفارہ کا مسئلہ تو میں نے سمجھ لیا ہے تثلیث کا ذکر کریں فرمائی۔ (ایڈیٹر)

میں نے سب سے پہلے اسی لئے آپکو کہا تھا کہ آپ اپنے اعتراض پیش کریں جو اسلام پر ہوتے ہیں۔ اور خود اپنی تقریر کے ضمن میں جہاد۔ غلامی۔ تعدد ازدواج پر کچھ باتیں کی تھیں تا کہ آپ کو اس پر غور کرنے کا موقع ملے۔

میری رائے میں طالب حق کا فرض ہے کہ جو بات اسکے دل میں خلجان کرے اسکو فوراً پیش کر دے ورنہ وہ ایمان کو کمزور کرے گی۔ اور روحانی قوتوں پر بُرا اثر ڈالے گی۔ جیسے کوئی خراب غذا کھالے تو وہ اندر جا کر خرابی پیدا کرتی ہے اور قے یا دست کی صورت میں نکلتی ہے۔ اسی طرح کوئی گندہ عقیدہ اندر رہ کر فساد کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور اسکا فساد یہی ہے کہ انسان کے اخلاق چال چلن پر برا اثر ہو جاتا ہے اور وہ ایک مجذوم کی مانند بن جاتا ہے۔

پس جو چیز آپکے دل میں کھٹکے آپ اسے پوچھیں۔ اور تثلیث کے رد میں مختصراً میں کہہ چکا ہوں اور اب میں آپ سے اسکے دلائل سننا چاہتا ہوں کیونکہ اسکا بار ثبوت آپ پر ہے۔ جو اسے مدار نجات ٹھیراتے ہیں اور ایک گروہ کثیر سے اختلاف کرتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ایک معمولی بات کے خلاف جو دنیا نے مانی ہے کہ انسان آنکھ سے دیکھتا ہے اور زبان سے چکھتا اور بولتا ہے اور کانوں سے سنتا ہے۔ یہ کہے کہ انسان آنکھ سے بولتا ہے اور کان سے دیکھتا ہے تو قانون کی رو سے ثبوت اسی کے ذمہ ہے۔ اسی طرح پر تثلیث کا تو کوئی قایل نہیں یہودی جو ابراہیمی سلسلہ ہی میں ہیں وہ اس سے انکار کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ ہماری کتابوں میں اسکا کوئی نام و نشان نہیں۔

بر خلاف اسکے توحید کی تعلیم ہے اور نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ پانی میں غرض کہیں بھی دوسرا خدا تجویز کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

پھر میں نے قانون قدرت سے آپکو ثابت کر دکھایا کہ توحید ہی ماننی چاہیئے۔ پھر باطنی شریعت میں توحید کے نقوش ہیں۔ اب آپ جو نقل عقل اور باطنی شریعت کے خلاف کہتے ہیں کہ خدا ایک نہیں بلکہ تین ہیں تو یہ ثبوت آپ ہی کے ذمہ ہے یہ مسئلہ ایسا ہے کہ ہمیں تو فقط اسکے سننے ہی کا حق ہے کیونکہ نبیوں اور راستبازوں کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں اور خدا نے میرے دل کو اس سے پاک بنایا ہے کہ اس میں بے انصافی ہو کہ اسکا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے رکیک تاویلوں سے کام نہیں چلتا اور نہ ان سے تسلی ہو سکتی ہے آپ خود دل میں انصاف کریں کہ **راستباز کے بغیر کوئی وہ کام نہ کریگا جو میں کرتا ہوں۔**

پس آپ جسقدر مفصل بسیر لکھ سکیں وہ لکھکر سنا دیں مگر اتنا یاد رکھیں کہ دعوے اپنے نفس میں ابہام رکھتا ہے۔ بعض تو دیہوں کو یہ دھوکہ لگ جاتا ہے کہ وہ دعوے اور دلیل میں فرق نہیں کر سکتے دعوی کے لئے دلیل ایک روشن چراغ ہوتی ہے پس دعوی اور دلیل میں فرق کر لینا ضروری ہے اس پر مسٹر عبد الحق نے کہا کہ میں کل لکھ کر سنا دونگا۔ اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

### چوتھی ملاقات

۲۹۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

آج احباب بہت کثرت سے آ گئے تھے اور لاہور وزیر آباد۔ راولپنڈی علاقہ کوہاٹ۔ جموں۔ گوجرانوالہ امرتسر۔ کپور تھلہ۔ گڑھ شنکر لودہانہ۔ الہ آباد۔ سانبہر وغیرہ مقامات سے اکثر دوست آ چکے تھے حضرت اقدس حسب معمول سیر کو نکلے اور خدام کے زمرہ میں یہ نورِ خدا چلا۔ احباب کا پروانوں کی طرح ایک دوسرے پر گرنا بھی بجائے خود دیکھنے والے کے لئے ایک عجیب نظارہ تھا۔ الغرض مسٹر عبد الحق صاحب نے کل کے حضرت اقدس کے ارشاد کے موافق ایک مختصر سی تحریر پڑھکر سنائی جو انکے اپنے خیال میں تثلیث اور مسیح کی الوہیت کے دلایل پر مشتمل تھی۔ اسکو سن لینے کے بعد حضرت اقدس نے اپنا سلسلہ کلام یوں شروع فرمایا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے اور اس سے کوئی دانشمند انکار نہیں کر سکتا کہ ہر آدمی جس غلطی میں مبتلا ہے یا جس غلط خیال میں گرفتار ہے وہ اسکے لئے اپنے پاس کوئی نہ کوئی وجوہات رکیکہ ضرور رکھتا ہے۔ مگر دانشمند اور سلیم الفطرت انسان کا خاصہ ہے کہ وہ انکی توزین کرکے اصل نتیجہ کو جو سچائی ہوتی ہے تلاش کرنے لگتا ہے۔ اب اسی اصول کے موافق عیسائیوں نے بھی اپنے اس عقیدہ تثلیث کے متعلق کچھ باتیں بنا رکھی ہیں جنکو وہ دلایل قرار دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں مگر ابھی آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ یہ دلایل کیا وقعت رکھ سکتے ہیں اور انمیں کہاں تک قوت اور زور ہے۔

جس حال میں عیسائیوں میں ایسے فرقے بھی موجود ہیں جو مسیح کی الوہیت اور خدائی کے قایل نہیں اور نہ وہ تثلیث ہی کو مانتے ہیں جیسے مثلاً **یونی ٹیرین** تو کیا وہ اپنے دلایل اور وجوہات انجیل سے بیان نہیں کرتے ہو وہ بھی تو انجیل ہی پیش کرتے ہیں۔ اب اگر صراحتاً بلا تاویل انجیل میں مسیح کی الوہیت یا تثلیث کا بیان ہوتا تو کیا وجہ ہے کہ **یونی ٹیرین** فرقہ اس سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ انجیل کو اسی طرح مانتا ہے جس طرح دوسرے عیسائی۔

جو پیشگوئیاں توریت کی پیش کی جاتی ہیں انکے متعلق بھی ان لوگوں نے کلام کی ہے اور ایک یونی ٹیرین کی بعض تحریریں بھی میرے پاس اب تک موجود ہیں کیا انہوں نے ان کو نہیں پڑھا اور نہیں سمجھا؟ قرآن شریف نے کیا خوب کہا ہے **کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُون**

میری مراد اس کے بیان کرنے سے صرف یہ ہے کہ تاویلات رکیکہ اور ظنی باتیں تو ایک باطل پرست بھی پیش کرتا ہے مگر کیا ہمارا یہ فرض نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اسپر پورا غور کریں؟ یونی ٹیرین لوگوں نے تثلیث پرستوں کے بیانات ان پیشگوئیوں کے متعلق سن کر کہا ہے کہ یہ قابل شرم باتیں ہیں جو پیش کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور اگر تثلیث اور الوہیت مسیح کا ثبوت اسی قسم کا ہو سکتا ہے تو پھر بائیبل سے کیا ثابت نہیں ہو سکتا؟ لیکن ایک محقق کے لئے غور طلب بات یہ ہے کہ وہ انکو چھوڑ کر ایک امر **تنقیح** طلب قرار دے اور پھر انصاف اور بیدردی نگاہ سے اسکو سوچے۔ اب ان پیشگوئیوں کے متعلق جہانتک میں کہہ سکتا ہوں یہ امر قابل غور ہیں۔

**اول**۔ کیا ان پیشگوئیوں کی بابت یہودیوں نے بھی جنکی کتابوں میں یہ درج ہیں، یہی سمجھا ہوا تھا کہ ان سے تثلیث پائی جاتی ہے یا مسیح کا خدا ہونا ثابت ہوتا ہے؟

**دوم**۔ کیا مسیح نے خود بھی تسلیم کیا کہ پیشگوئیاں میرے ہی

لیتے ہیں" اور پھر اپنے آپ کو انکا مصداق قرار دیکر مصداق ہونے کا عملی ثبوت کیا دیا؟ اب اگرچہ یہ ایک لمبی بحث بھی ہو سکتی ہے کہ کیا درحقیقت وہ پیشگوئیاں اصل کتاب میں اسی طرح درج ہیں یا نہیں مگر اسکی کچھ چنداں ضرورت نہ سمجھکر ان دو تنقیح طلب امور پر نظر کرتے ہیں۔

یہودیوں نے جو اصل وارث کتاب توریت ہیں اور جنکی بابت خود مسیح نے کہا ہے کہ وہ موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں کبھی بھی ان پیشگوئیوں کے یہ معنے نہیں کئے جو آپ یا دوسرے عیسائی کرتے ہیں" اور وہ کبھی بھی مسیح کی بابت یہ خیال رکھکر کہ وہ تثلیث کا ایک جزو ہے منتظر نہیں چنانچہ میں نے اس سے پہلے بہت واضح طور پر اسکے متعلق سنایا ہے اور عیسائی لوگ محض زبردستی کی راہ سے ان پیشگوئیوں کو حضرت مسیح پر جماتے ہیں جو کسی طرح بھی نہیں جچتی ہیں ورنہ علماء یہود کی کوئی شہادت پیش کرنی چاہئے کہ کیا وہ اس سے یہی مراد لیتے ہیں جو تم لیتے ہو۔

پھر انجیل کو پڑھکر دیکھ لو وہ کوئی بہت بڑی کتاب نہیں ہمیں کہیں بھی ایسا نہیں ہوا کہ حضرت مسیح نے ان پیشگوئیوں کو پورا نقل کر کے کہا ہو کہ اس پیشگوئی کی رو سے میں خدا ہوں اور یہ میری الوہیت کے دلایل ہیں۔ کیونکہ نرا دعویٰ تو کسی دانشمند کے نزدیک بھی قابل سماعت نہیں ہے اور یہ بجائے خود ایک دعویٰ ہے۔ کہ ان پیشگوئیوں میں مسیح کو خدا بنایا گیا ہے؟ مسیح نے خود کبھی دعویٰ نہیں کیا تو کسی دوسرے کا خواہ نخواہ انکو خدا بنانا عجیب بات ہے۔

اور پھر اگر بفرض محال کیا بھی ہو تو اس قدر تناقض انکے دعویٰ اور افعال میں پایا جاتا ہے کہ کوئی عقلمند اور خداترس انکو پڑھکر انہیں خدا نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ کوئی بڑا عظیم الشان انسان کہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ انجیل کے اس دعویٰ کو رد کرنے کے لیے تو خود انجیل ہی کافی ہے کیونکہ کہیں مسیح کا دعا ثابت نہیں بلکہ جہاں انکو موقع ملا تھا کہ وہ اپنی خدائی منوا لیتے وہاں انہوں نے ایسا جواب دیا کہ ان ساری پیشگوئیوں کے مصداق ہونے سے گویا انکار کر دیا اور انکے افعال اور اقوال جو انجیل میں درج ہیں وہ بھی اسی کے موید ثابت ہوتے ہیں کیونکہ خدا کے لیے تو یہ ضرور ہے کہ اسکے افعال اور اقوال میں تناقض نہ ہو۔ حالانکہ انجیل میں صریح تناقض ہے مثلاً مسیح کہتا ہے کہ باپ کے سوا کسی کو قیامت کا علم نہیں ہے۔ اب یہ کیسی تعجب خیز بات ہے کہ اگر باپ اور بیٹے کی عینیت ایک ہی ہے تو کیا مسیح کا یہ قول اسکا مصداق نہیں کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کیونکہ ایک مقام پر تو دعوے خدائی اور دوسرے مقام پر الوہیت کے صفات کا انکار۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ انجیل میں مسیح پر بیٹے کا لفظ آیا ہے اسکے جواب میں ہمیں یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ انجیل محرف یا مبدل ہے۔ بائیبل کے پڑھنے والوں سے یہ ہرگز مخفی نہیں ہے کہ اس میں بیٹے کا لفظ کسقدر عام ہے۔ اسرائیل کی نسبت لکھا ہے کہ اسرائیل فرزند من بلکہ نخست زادہ من است۔

اب اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا۔ اور خدا کی بیٹیاں بھی بائیبل سے تو ثابت ہوتی ہیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ خدا کا اطلاق بھی ہوا ہے۔ کہ تم خدا ہو اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا۔ اب ہر ایک منصف مزاج دانشمند غور کر سکتا ہے کہ اگر ابن کا لفظ عام نہ ہوتا تو تعجب کا مقام ہوتا لیکن جب کہ یہ لفظ عام ہے اور آدم کو بھی شجرہ ابناء میں داخل کیا گیا ہے اور اسرائیل کو نخست زادہ بتایا گیا ہو اور کثرت استعمال نے ظاہر کر دیا ہے کہ مقدسوں اور راستبازوں پر یہ لفظ حسن ظن کی بنا پر بولا جاتا ہے۔ اب جب تک مسیح پر اس لفظ کے اطلاق کی خصوصیت نہ بتائی جاوے کہ کیوں اس ابنیت میں وہ سارے راستبازوں کے ساتھ شامل نہ کیا جاوے۔ اسوقت تک یہ لفظ کچھ بھی مفید اور موثر نہیں ہو سکتا کیونکہ جب یہ لفظ عام اور قومی محاورہ ہے تو مسیح پر اسکے کوئی نرالے معنے پیدا نہیں کر سکتے۔ میں اس لفظ کو مسیح کی خدائی یا ابنیت یا الوہیت کی دلیل مان لیتا اگر یہ کسی اور کے حق میں نہ آیا ہوتا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں اور خدا تعالےٰ کے خوف سے کہتا ہوں کہ ایک پاک دل رکھنے والے اور سچے کانشنس والے کے لیے اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں ہو سکتی اور ان الفاظ کی کچھ بھی وقعت نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت کر کے نہ دکھایا جاوے کہ کسی اور شخص پر یہ لفظ کبھی نہیں آئے اور یا آئے تو ہیں مگر مسیح ان وجوہات قویہ کی بنا پر اوروں سے ممتاز اور خصوصیت رکھتا ہے یہ تو دورنگی ہے کہ مسیح کے لئے بھی لفظ آئے تو وہ خدا بنایا جاوے اور دوسروں پر اسکا اطلاق ہو تو وہ بندے کے بندے!

اگر یہ اعتقاد کیا جاوے کہ خدا خود ہی آکر دنیا کو نجات دیا کرتا ہے یا اسکے بیٹے ہی آتے ہیں تو بھی دور لازم آئے گا اور ہر زمانہ میں نیا خدا یا اسکے بیٹوں کو آنا ماننا پڑے گا جو صریح خلاف بات ہے۔

ان ساری باتوں کے علاوہ ایک اور بات قابل غور ہے کہ وہ کیا نشانات تھے جن سے حقیقتاً مسیح کی خدائی ثابت ہوتی۔ کیا معجزات؟ اول تو سرے سے ان معجزات کا کوئی ثبوت ہی نہیں کیونکہ انجیل نویسوں کی نبوت ہی کا کوئی ثبوت نہیں۔ اگر ہم اس سوال کو درمیان میں بھی نہ لائیں اور اس بات کا لحاظ نہ کریں کہ انہوں نے ایک محقق اور چشم دید حالات لکھنے والے کی حیثیت سے نہیں لکھے۔ تب بھی ان معجزات میں کوئی رونق اور قوت نہیں پائی جاتی جب کہ ایک تالاب ہی کا قصہ مسیح کے سارے معجزات کی رونق کو دور کر دیتا ہے اور مقابلۃً جب ہم انبیاء سابقین کے معجزات کو دیکھتے ہیں تو وہ کسی حالت میں مسیح کے معجزات سے کم نہیں بلکہ بڑھکر ہیں کیونکہ بائیبل کے مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ پہلے نبیوں سے مردوں کا زندہ ہونا ثابت ہے بلکہ بعض کی ہڈیوں سے مردوں کا لگ کر بھی زندہ ہونا ثابت ہے حالانکہ مسیح کے خیالی معجزات میں ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہے۔ مسیح کی لاش نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ پھر بتاؤ کہ مسیح کو کونسی چیز خدا بنا سکتی ہے؟

کیا پیشگوئیاں؟ انکی حقیقت میں نے پہلے بتا دی ہے۔ کہ مسیح کی پیشگوئیاں پیشگوئی کا رنگ ہی نہیں رکھتی ہیں جو باتیں پیشگوئی کے رنگ میں مندرج ہیں وہ ایسی ہیں کہ ایک معمولی آدمی بھی ان سے بہتر باتیں کہہ سکتا ہے۔ اور قیافہ شناس مدبر کی پیشگوئیاں ان سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ اگر اسوقت مسیح ہوتے تو جسقدر عظیم الشان تائیدی نشان پیشگوئیوں کے رنگ میں اب خدا تعالیٰ میرے ہاتھ پر صادر کئے ہیں وہ انکو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتے اور اپنی پیشگوئیوں کا کہ زلزلے آئیں گے مری اور قحط پڑیگے یا مرغ بانگ دیگا۔ کبھی مارے ندامت کے نام نہ لیتے۔

پھر آپ ہی ہمیں بتائیں کہ کس طرح پر ہم مسیح کو مانیں۔ وہ خدا تھا۔ خدائی کا دعویٰ انہیں نہیں۔ صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کے اپنے متعلق ہونے کا انہوں نے کوئی دعوےٰ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے متعلق ہونے کا کوئی ثبوت دیا۔ پھر سلب صفات خدائی کو ہم ان میں دیکھتے ہیں قیامت کی بابت انہیں اقرار ہے کہ مجھے اسکا علم نہیں۔ باپ اور بیٹے کے باوجود متحد فی الوجود ہونے کے ایک کا عالم دوسرے کا جاہل ہونا قابل لحاظ ہے۔ تقدس کا یہ حال کہ خود کہتا ہے

کہ مجھے نیک نہ کہو۔ صرف باپ ہی کو نیک ٹھیرا کے ہے پھر یہ اختلاف بھی باپ بیٹے کی حیثیت کے خلاف ہے صرف ابن کا لفظ انکی خدائی کو ثابت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حقیقت اور مجاز میں باہم تفریق کرنیکے ہم مجاز نہیں ہو سکتے کہ کہدیں اس بیان تو حقیقت مراد ہے اور فلان جگہ مجاز ہے۔ یہی لفظ یا اس سے بھی بڑھکر جب دوسرے نبیاء اور راستبازوں اور قاضیوں پر بولا جاوے تو وہ نرے آدمی ہیں اور مسیح پر بولا جاوے تو وہ خود خدا اور ابن بن جاویں۔ یہ تو انصاف اور راستی کے خلاف ہے۔ اور پھر گویا نئی شریعت اور نئی کتاب بنانا ہے اس سے کوئی فایدہ نہیں۔

پادریوں نے خیالی اور فرضی طور پر مسیح کی خدائی کے ثبوت کے لیئے بڑے ہاتھ پاؤں مارے ہیں مگر آجتک ایک بھی رسالہ یا تحریر انکی میری نظر سے نہیں گذری اور کوئی پادری مین نے نہیں دیکھا جس نے مسیح کے معجزات کے چہرہ سے تالاب کے قصہ کے داغ کو دور کیا ہو اور جب تک انجیل مین یہ قصہ درج ہے یہ داغ اٹھ نہیں سکتا۔ مین بار بار آپ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو دیکھو۔ پولوس جسکی باتوں نے خدائی نکالی جاتی ہے وہ اپنے چال چلن کے لحاظ سے بجائے خود غیر معتبر اور اسکے لیئے مسیح کی کوئی پیشگوئی نہیں۔ پھر آپ ہی بتائیں کہ ایک دانشمند اسے خدا کس طرح مان کے۔ ایسے خدا کی کوئی پرستش کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مسیح کی زندگی اسکی پوری ناکامی اور نامرادی کی تصویر ہے آج وہ زندہ ہوتے تو انکو وہ نشانات دیکھ کر جو اس مسیح کے ہاتھ پر صادر ہو رہے ہیں شرمندہ ہونا پڑتا کیا یہی قبولیت دعا ہوتی ہے؟ کہ ساری رات چلاتا رہا اور کسی نے بھی نہ سنا اور آخری ساعت میں خدا کا شکوہ کرتا ہوا رخصت ہوا کہ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ اسوقت جو خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے اور جو نشانات میری تائید میں ظاہر ہوئے ہیں انکی نظیر تو پیش کرو۔ مثلاً یہی ڈگلس کا مقدمہ جو دیندار پادریوں کی کوشش اور ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دینے والوں کی طرف سے کیا گیا کئی سو آدمی اس بات کے گواہ موجود ہیں کہ کس طرح پر قبل از وقت کل واقعات سے اطلاع دی گئی۔ اور خدا نے کسطرح ہر قسم کی ذلت سے محفوظ رکھ لیا۔

پہلے امرتسر میں جب یہ مقدمہ دائر کیا گیا تو ڈپٹی کمشنر نے چالیس ہزار کی ضمانت کے ساتھ وارنٹ جاری کر دیا مگر خدا کی قدرت دیکھو کہ وہ اسے جاری نکر سکا۔ وہ اسی کی کتاب میں گیا ہے جب اسے یہ معلوم کرایا گیا کہ ایسے وارنٹ کا اجرا ناجایز ہے تو اسنے گورداسپور تار دی کہ وارنٹ روکا جاوے مگر وہان پہونچا ہی نہ تہا۔ آخر یہ مقدمہ چلا اور عیسائیوں نے ہر طرح سے میرے سزا دلانے مین سعی کی مگر خدا نے اپنی قدرت کا نشان دکھایا۔ اور میری اہانت چاہنے والوں کی اہانت کی۔ ڈگلس صاحب نے نہایت عزت و احترام سے مجھے بلایا اور کرسی دی حالانکہ مجھے ان باتوں کی ایک ذرہ بھر بھی پروا نہیں۔ آریہ اور بعض مسلمان بھی کے شریک تھے۔ پنڈت رام بھجدت پلیڈر جو آریہ ہے وہ بلا فیس آتا تہا اور اسنے مجھے خود کہا کہ وہ اسلئے شریک ہوا ہے کہ لیکھرام کے قاتل کا پتہ لگے۔ محمد حسین گواہ ہو کر آیا اور کرسی مانگ کر بہت ذلیل ہوا۔ آخر جب ساری کارروائی ہو چکی اور عبد الحمید نے صاف اقرار کر لیا کہ مجھے قتل کے لئے بھیجا ہے پوری مثل مرتب ہو جانے پر خدا نے اپنی قدرت کی چمکار دکھائی اور ڈگلس کے دل میں ڈالدیا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اسنے کپتان لیمارچنڈ کو کہا کہ میرا دل اطمینان نہین پاتا پھر عبد الحمید سے دریافت کرو۔ آخر عبد الحمید نے اصل راز بتا دیا کہ مجھے سکھایا گیا تہا۔ پھر ڈپٹی کمشنر کو تار دیا گیا اور نتیجہ وہی ہوا۔ جسکی خبر مقدمہ کے نام و نشان سے بھی پہلے تمام شہروں مین شایع ہو چکی تہی۔ ایسا ہی لیکھرام کا نشان اور صدہا نشان ہیں۔

جماعت کے لحاظ سے بھی اگر دیکھا جاوے تو مسیح ناکام رہا حواریوں نے سامنے قسمیں کھائیں اور لعنت کی اور ادہر یہ حال ہے کہ ہمارے ایک مخلص دوست عبد الرحمن نام کو جو نواح کابل میں رہتا تہا محض ہماری وجہ سے ایک سال تک قید رکھا گیا کہ وہ توبہ کرے مگر اسنے موت کو انکار پر ترجیح دی۔ آخر کہتے ہیں کہ اسے گلا گھونٹ کر مار دیا گیا اور بیبت اسکے کہا تہا مرنے کے بعد ایک نشان اسکا ظاہر ہوا۔ مجھے افسوس ہے کہ عیسائی اپنے ایمان کی متاع پولوس کی باتوں پر کہو دیتے ہیں۔ علاوہ بریں انجیل کا ایک بہت بڑا حصہ بھی یہی تعلیم دیتا ہے کہ خدا ایک ہے مثلاً جب مسیح کو یہودیوں نے اس کے اس کفر کے بدلے میں کہ یہ ابن اللہ ہونیکا دعویٰ کرتا ہے پتھراؤ کرنا چاہا تو اسنے انہیں صاف کہا کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ تم خدا ہو۔ اب ایک دانشمند خوب سوچ سکتا ہے کہ اس الزام کے وقت تو چاہیئے تہا مسیح اپنی پوری بریت کرتے اور اپنی خدائی کے نشان دکھا کر انہیں ملزم کرتے اور اس حالت میں کہ ان پر کفر کا الزام لگایا گیا تہا تو ان کا فرض ہونا چاہیئے تہا کہ اگر وہ فی الحقیقت خدا یا خدا کے بیٹے ہی تھے۔ تو یہ جواب دیتے کہ یہ کفر نہیں بلکہ مین واقعی طور پر خدا کا بیٹا ہون اور میرے پاس اسکے ثبوت کے لئے تمہاری ہی کتابوں مین فلاں فلاں موقع پر صاف لکھا ہے کہ میں قادر مطلق عالم الغیب خدا ہوں اور لاؤ میں دکھا دوں۔ اور پھر اپنی قدرتوں طاقتوں سے انکو نشانات خدائی بھی دکھا دیتے اور وہ کام جو انہوں نے خدائی کے پہلے دکھائے تھے انکی فہرست الگ دیدیتے پھر ایسے بین ثبوت کے بعد کسی یہودی فقیہہ یا فریسی کی طاقت تھی کہ انکار کرتا وہ تو ایسے خدا کو دیکھ کر سجدہ کرتے۔ مگر برخلاف اسکے آپ نے کیا تو یہ کیا کہ کہدیا کہ تمہیں خدا لکھا ہے اب خدا ترس دل لیکر غور کرو کہ یہ اپنی خدائی کا ثبوت دیا یا ابطال کیا۔

غرض یہ باتیں ایسی ہیں کہ انکے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے میں اسکو آپ ہی کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔ توریت۔ اسلام۔ قانون قدرت۔ باطنی شریعت تو توحید کی شہادت دیتے ہیں اور عیسائی یسوع کی خدائی کے یہ دلایل دیتا ہے کہ کتب سابقہ میں اسکی بشارتین ہیں جنکو یہودیوں نے کبھی تسلیم نہیں کیا کہ وہ خود خدا یا اسکے کسی بیٹے کے لیئے ہیں۔ بلکہ وہ مسیح کے آنے سے پہلے ہی پوری ہو چکی ہیں) اور پھر انجیل کے بعض اقوال بتاتے ہیں کہ اسکا یہ حال ہے کہ اصل کا پتہ ہی نہیں کیونکہ اصل زبان مسیح کی عبرانی تہی۔ اور خود مسیح اپنی الگ انجیل کا ذکر کرتے ہیں پھر مسیح نے کہیں اپنی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا یہودیوں کے پتھراؤ کرنے پر اور اس کفر کے الزام کے انکا قومی اور کتابی محاورہ پیش کر کے نجات پائی۔ اپنی خدائی کا کوئی قوی ثبوت نہ دیا۔ اور اپنے سے کبھی فوق العادت کام کو نہ دکھایا۔ معجزات کا وہ حال پیشگوئیوں کی وہ حالت۔ علم کی یہ صورت کہ اتنا پتہ نہیں کہ انجیر کے درخت کو اسوقت پھل نہیں ہوگا۔ اختیار کا یہ حال کہ اسے لگا نہیں سکا۔ ساعت کا علم نہیں دے سکتا۔ ضعف و ناتوانی اتنی کہ طمانچے اور کوڑے کھاتا ہوا صلیب پر چڑہتا ہے یہودی کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا ہے تو اتر آ اترنا تو درکنار انکو کچھ جواب بھی نہیں دے سکتا۔ چال چلن کا وہ حال کہ استاد ہی عاق کر دیتا ہے۔ اور یہودیوں کے الزامات کئی پشت تک اوپر ہوتے ہیں اور کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔

(باقی آیندہ)

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت ایک سیاہ کن جھوٹ!

بمیر تا برہے اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

ہم اُن مخالفون کے، علام کے مشہورات دن اس غرض کے لیے گر دمتے اور سر دُھنتے ہین کہ خدا تعالیٰ کے مسیح موعود کی نسبت کوئی بُری خبر سنین اور اپنے ناوسے سے بھرے ہوئے سینوں کی جلن کو بجھائیں چند سطر نہیں اس امر کا لکھنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت حجۃ اللہ فی الارض الٰلہ جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الف الف سلام من اللہ الودود پوری عافیت اور صحت سے ہیں بلکہ حق بات یہ ہے کہ آجکل کی عمدہ صحت کیساتھ بہت سے گذشتہ دنون اور مہینوں کی صحت کو کوئی نسبت نہیں آپ ایک رسالہ عربی زبان میں لکھ رہے ہیں جسکا نام ہے نزول المسیح علی المنارہ۔ اس میں آپ نے بڑی قوت اور شوکت سے تحدی کی ہے کہ علمائے مصر۔ شام۔ عرب اور ہند اکیلے اکیلے اور مل مل کر بھی اسکی فصاحت و بلاغت کی نظیر لانے سے عاجز رہیں گے یہ آپکی کرامت درحقیقت تجدید اور احیاء ہے قرآن کریم کی اس عظیم الشان پر تحدی دعوے کا جو فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ میں کیا گیا ہے جبکہ خدائے غیور نے دوسرے معجزات کی زندگی اور بقاء کے لئے اولیاء کو کرامتیں عطا کیں۔ اور اس طرح نہ چاہا کہ معجزات کا نام و نشان مٹ جاوے اسلئے کہ وہ شے جسکی کوئی نظیر کچھ مدت برسر کار نہ آوے آخر وہ تقویم پارینہ ہو جاتی اور بالکل مرجاتی ہے اس قاعدہ کی بنا پر ازبس ضروری تھا کہ قرآن کریم کی اس معجزانہ تحدی کی بقاء اور نظیر کے لئے بھی کسی قرآن کے خادم کو قوت دی جاتی جو ایسے زمانہ میں جبکہ علم و فن کی اشاعت نے معجزات اور خوارق کو بازیچہ اطفال کی مد مین داخل کردیا ہے اور بڑا ماہر اور متبحر عالم وہی مانا جاتا ہے جو آیات اللہ کو سخت استخفاف کی نگاہ سے دیکھے اور معاً سنتے ہی ناممکن ناممکن خلاف نیچر خلاف نیچر کہہ دے۔ اپنے کمال سے اس معجزہ کو زندہ کر دکھاتا۔ تعجب ہے ان مسلمانوں پر جو مانتے ہیں کہ کرامات اور خوارق عادات حق ہیں اور نبی کے نشان کو معجزہ کے نام سے اور ولی تابع نبی کے نشان کو کرامت کے نام سے یاد فرماتے ہیں اور درحقیقت لفظی فرق کے سوا کوئی مبائنہ لاحقیقہ دونو غلو نہین نہیں بتا سکتے اور اس طرح روا رکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا تمام انبیاء علیہم السلام کے ہزاروں ہزار شرکاء ہوں اور دلوں میں پکا اعتقاد رکھتے ہیں کہ باوجود اسکے کوئی شرک فی النبوۃ لازم نہیں آتا۔ وہ کیوں ناراض ہوتے ہیں عربی زبان دانی میں لانظیریت کے اس دعویٰ پر جو خدا کے برگزیدہ مسیح غلام احمد کیطرف سے باواز بلند کیا جا رہا ہے کیا اللہ تعالیٰ کی جاریہ عادت اور غیرت کا اقتضا نہیں ہونا چاہئے تھا کہ اس زوال معجزہ کی زندگی اس طریق سے قایم رکھتا۔ آج زمانہ کے علوم مادیہ کے پرستار کیونکر بے اختیار یقین کر سکتے کہ کسی ایک گذشتہ زمانہ مین اب سے تیرہ سو سال پہلے ایک امی نے بے شمار فصحا و بلغاء قوم کے مقابل دعویٰ کیا اور انہیں مقابلہ کے لئے بارہا بڑا بڑا جوش دلایا اور وہ سب اسکے مقابل ایک آیت یا سورۃ کا مقدار لانے سے عاجز رہے جو بڑے ہماری عقیدے فی البدیہہ کہہ ڈالتے تھے۔ آج بیمار دلوں کو بڑا شبہ دل میں پیدا کرنے اور زبان پر اس بات کے لانے کا موقعہ تھا کہ ضرور فصحائے عرب نے مقابلے کئے ہونگے۔ پر مسلمانوں نے قدرت اور غلبہ پاکر ان کے نتائج طبع خاک گمنامی میں ملا دیے۔ چنانچہ بعض ظالم پادریوں نے اپنی کتابوں میں ایسا لکھا ہے۔ لہٰذا خدائے حی قیوم نے زندہ کتاب اور زندہ اسلام اور اسکی صفات و خواص کی زندگی اور برکت کے اثبات کے لئے وہی معجزہ کرامت کے رنگ میں حضرت مسیح موعود کو دیا اور آپ کی تحدی اور دعوے کے مقابل ہند و پنجاب کے تمام علماء اور بالخصوص عرب کے کیا فدکی طرح عاجز آکر قرآن کریم کے اس معجزہ کی صداقت پر مہر کر دی۔

بات دور نکل گئی مجھے اس امر کی تحریک اس سے پیدا ہوئی کہ آج لاہور کے ایک مشہور دنیادار نے قادیان کے ایک مسلم مخالف کو خط لکھا کہ "معتبر ذرایع سے خبر ملی ہے کہ مرزا غلام احمد مرض جذام میں مبتلا ہو گیا ہے اس کی تصدیق کے لئے آپکو لکھا گیا ہے آپ جلد جواب دیں اس سے بہت سی مخلوق کو فایدہ ہوگا" اس سے پیشتر کہ ایسے بد باطن دشمن اسلام کا کوئی جواب دیا جاوے ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھتے ہیں اور نہ صرف رسمی اور ظاہری طور پر بلکہ اس حقیقت کو ملحوظ رکھکر جو اسمیں مولا کریم نے رکھی ہے اور اس مبروص القلب کو دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے کذب کی پاداش میں اس لعنت سے حصہ لینے کے لئے ضرور تیار رہے کیونکہ خدا سچا ہے اور اسکا کلام سچا ہے اس لئے بد باطن کاذب اس پاداش سے مخلصی نہیں پا سکتا۔

اب میں ہر دشمن خدا و رسول کو بڑی خوشی اور دلیری سے جواب دیتا ہوں اور خدا کے فضل سے اس کی ناپاک روح کو ہاویہ کے عذاب میں گراتا ہوں جبکہ بڑے زور سے اعلان کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود بالکل صحیح اور تندرست ہیں اپنے خدام کے ساتھ ہر روز صبح کو سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور تمام نمازوں کو مسجد مبارک میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

اے خدا کے دشمن۔ رسول کے دشمن۔ مذہب ملت کے دشمن اب بول تیرا کیا حال ہے۔ ہاں اے **مجذوم دل! مبروص سیرۃ** کیا تو نہیں جانتا کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ بد باطن انسان اپنی اندرونی حالت کا نقشہ ایک پاکباز کی بری حالت میں دیکھتا ہے پس تیرے لئے خوف کا مقام ہے کہ تیری اندرونی حالت بالکل مجذوم اور تیری روحانیت بالکل مسخ ہو گئی ہے جو تو خدا کے اپنے ہاتھ سے معطر کئے ہوئے مسیح موعود کی نسبت ایسی خبریں شایع کرتا ہے۔ اب بتا تو کس قسم کے جواب کا منتظر تھا اور کیسا جواب تجھے ملا ہے سن اے ستمگار! ہاں آج اسلام کی زندگی۔ تمام نبیوں کی زندگی۔ قرآن کی زندگی اور خدا کی عزت وابستہ ہے مرزا غلام احمد کی زندگی کے ساتھ۔ آج بطلان کی موت۔ بد زبان نصرانی کے ناپاک عقروں اور نکتہ چینیوں کی موت جسکی بوچھاڑ دوآتے دن سید المعصومین خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مارتا ہے۔ آج نیوگ کے حامیوں کی گندہ دہانیوں کی موت جنہیں وہ آئے دن اپنے میگزینوں کے ذریعہ پھیلا رہا ہے۔ غرض آج ہر قسم کے جھوٹ کی موت موقوف ہے۔ مرزا غلام احمد کی زندگی پر۔ اور تو بدبختی اور شقاوت سے اسی کی موت کا خواستگار ہے مگر خدا تعالیٰ فیصلہ کر چکا ہے کہ تو اور تیرے امثال نا شادی اور نامرادی کے دوزخ مین یہان بھی اور وہان بھی جلا کرین۔ سو ایک دفعہ پھر اسی شعر کو سن لے جو تجھے سب سے پہلے سنایا گیا ہے ؎

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

مین ہون تمہارا ناصح مجیب
عبد الکریم۔ ۷ فروری سنہ ۱۹۰۲ء

**ایڈیٹر**۔ دراصل اس افترا اور کمینہ جھوٹ کا بانی مبانی لاہور کے ایک اخبار کا ایڈیٹر اور پروپرائیٹر ہے جو اپنی افترا پردازی کی پاداش مین عدالت سے سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے اسنے لاہور مین ایک تقریب پر جسمیں اکثر معزز اور شریف آدمی موجود تھے۔ خدا تعالیٰ کے اس سخت

وعید لعنت اللہ علی الکاذبین سے ذرا بھی خوف نہ کھا کر یہ جھوٹ بولا اور اپنی ذاتی فطرت کا ثبوت دیا اور اسی پر کفایت نہ کر کے اپنا قادیان آنا اور گنگی گواہ ہونا سا تھ ہی لانا بھی بیان کیا۔ ہم ایسے شریر النفس کا جواب بجز اسکے اور کچھ دینا نہیں چاہتے جو خود خدا تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے اور وہ یہ ہے

## لعنت اللہ علی الکاذبین

ایسے بیباک۔ **شوخ چشم** کو اپنے جھوٹ کی اس الہٰی پاداش سے حصہ لینے کے لیے تیار رہنا چاہیے کیونکہ یہ جھوٹ ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے ملائکہ المقربین ایسے کذب و افترا کے پتلے پر لعنت نہ کریں پس پھر خدا اور ملائکہ کی لعنت سے اسے ضرور حصہ لینا پڑے گا۔

ہمکو نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مخالف ابھی ایسی ذلیل اور قابل شرم حرکتیں کرنے لگے ہیں کہ انکو دیکھ کر ایک معقول پسند شریف انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ راستبازی اور خدا ترسی سے کوئی حصہ نہیں رکھتے اور معقولیت سے بالکل تہیدست ہیں۔ ختم کرنے سے پہلے ہم اس **مسخ الفطرت مجذوم القلب** ایڈیٹر کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ او نا عاقبت اندیش انسان! تو اپنی ان بےسرو پا افتراپردازیوں سے **نور اللہ** کو تو بجھانے سے رہا۔ مگر دیکھ عرش عظیم پر خدا اور اسکے ملائکہ تیری ان ہفوات کو سنکر باواز بلند کہتے ہیں۔ **لعنت اللہ علی الکاذبین**۔ اور یہ لفظی لعنت نہیں بلکہ اصلی معنے کے رو سے لعنت ہے۔

## خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ سے معطر کئے ہوئے مسیح موعود کے خدام خاص توجہ کریں

غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ انگریزی میگزین دھرم سیلم کا پہلا نمبر جنوری کی ۱۰ تاریخ کو شایع ہو چکا ہے اسمیں گناہ کی حقیقت پر اور اسپر کہ کیونکر گناہ سے حقیقی نجات اسی عالم میں حاصل ہو سکتی ہے جس سے یقین ہو جائے کہ دوسرے عالم میں بھی نجات ملے گی۔ اور اسپر کہ عیسائیوں کے زعم کے موافق مسیح کے خون میں غسل کرنا یا اسکی صلیب و لعنت پر ایمان لانا گناہ ہونکے دور ہونے اور نجات سے کوئی مناسبت اور جوڑ نہیں رکھتا بلکہ کفارہ پر ایمان لانا خطرناک گناہونکے پرزور سیلاب کی راہ سے بند کو توڑتا ہے اور اسپر کہ اسوقت سچا نجات دہندہ کون ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے پرزور مضمون نکلا ہے اور آئندہ کسی اشاعت میں انبیاء علیہم السلام کی اور خصوصاً سید الانبیاء و علم المعصومین ورحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عصمت پر بڑا مفصل اور پرزور مضمون اسی سلطان القلم جری اللہ علیہ السلام کیطرف سے ہوگا یہ ایک ایسا حربہ ہوگا جو عیسائی نکتہ چینیونکی مدتونکی حرف گیری کی عمارت خاک میں ملا دیگا۔ عیسائی مذہب میں چونکہ ذاتی خوبی نہیں اور فی الحقیقت وہ خدائے عورت کے پیٹ میں ڈالنے اور پھر پیٹ کے اندر کی غذائے خبیث کو کہا کر معمولی بچونکی طرح پیدا ہونے اور آخر یہودیوں کی من مانی مراد کو پورا کر کے انکے ہاتھوں سے صلیب پر کھینچے جانے اور یوں توریت کے خوفناک وعید کے موافق ابدی ملعون ہونے کے حقائق اور معارف کیا بیان کریں لہذا اس باطل کے پرستاروں نے دوسرے جھوٹے معبودوں کے پجاریوں آریوں وغیرہم کیطرح ایک ہی طریق اختیار کر رکھا ہے اور وہ اپنے جھوٹ اور فریب کے ترویج کا ساری ہتیار سمجھا ہے کہ خدا کی حکیم مجید نور فرقان کتاب پر اعتراض کریں اور خاتم الانبیاء نبی معصوم زندہ جاوید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر عیب لگائیں کہ وہ نعوذ باللہ گنہگار تھے اور شفیع ہونیکے قابل نہ تھے اور پھر مسیح کو اپنے باطل زعم کے موافق بیگناہ ثابت کر کے کفارہ کی راہ نکال لیں مدتوں سے ابتک بلا تبدیل اور بلا کسی قسم کی ترقی کے یہی ناپسندیدہ شیوہ ان جعلی سکے چلانے والونکا چلا آتا ہے اس علمی ترقی کے زمانہ میں عجیب اور سخت قابل افسوس بات ہے کہ ہوئی کرسچن سے لیکر بشپ تک اسی پامال سڑک پر قدم مار رہے ہیں چنانچہ تھوڑے دن ہوئے لاہور میں پنجاب کے بشپ بہادر نے سادہ مسلمانونکو راہ حق سے دور پھینکنے کے لیے اس مضمون پر لیکچر دیا۔ اور ان ہی دنوں میں بنگال کے محض سادہ اور بےخبر مسلمانونکے عقائد حقہ کے استیصال کے لیے پادری ناکروے اسی مضمون پر انگریزی میں بارہ صفحہ کا رسالہ شایع کیا ہے ایک معزز مسلمان نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کیخدمت میں بھیجکر بڑی عاجزی اور الحاح سے درخواست کی کہ حضرت ممدوح اسکا جواب انگریزی میگزین میں شامل کریں اور وہ اسے بنگال بنگالی بولی میں ترجمہ کرا کے اپنے خرچ سے مسلمانوں میں شائع کریگا اور اسنے پردرد لفظوں میں ظاہر کیا کہ اس پادری کے طبع مضمون نے سادہ مسلمانونکے دلوں میں سخت اضطراب اور خلجان پیدا کیا ہے۔ اسلئے کہ مسلمانان بنگال کی صاف اور سیدھی زبان میں ترجمہ کرا کے اسے پھیلایا ہے اور اس معزز مگر دردِ دل سے مستغیث مسلمان نے یہی لکھا کہ بنگال کی ایک محترم اور خواندہ جماعت کی امیدیں حضرت ممدوح (ایدہ اللہ) کے قلم کی سیف آبدار کی چمک کی راہ تکتے ہیں جو باطل کے نشان کو ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے۔

غرض حضرت غیرۃ اللہ غلام احمد (علیہ السلام) کی غیرت اپنے متبوع و مقتدا احمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بےعزتی اور ہتک دیکھ حرکت میں آئی۔ اور آپ نے یہ نیا مضمون لکھنا شروع کیا ہے۔ اور اسے دس عنوانوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ عنقریب حق اپنی خوشنما چمک دکھائیگا اور باطل اپنی خیرہ چشمی اور دریدہ دہنی پر شرمندہ ہوگا اور ہمیشہ کے لئے اپنے منہ میں پتھر ڈال لے گا۔ اسی قسم کے مضامین جنکی آج دنیا کو سخت ضرورت ہے رفتہ رفتہ اس رسالہ میں شایع ہونگے۔ جیسے دعا کی حقیقت اور اسکے متعلق مفصل بحث اور اثبات نبوت و حقائق جنت و نار اور ثبوت وحی و مکاشفہ و رویا و ثبوت وجود باری عزاسمہٗ وغیرہا۔ خدا کا شکر ہے کہ پہلے رسالہ کو بہت پسند کیا گیا ہے اور امید ہے کہ اس شیریں آواز پر دور دور سے لبیک ہوگی۔

حضرت امام مصلح علیہ السلام کی مدت سے آرزو تھی کہ ہندیوں ایرانیوں اور عربوں کی دعوت و تبلیغ کے بعد یورپ کو انگریزی کی راہ سے خدا کی آواز پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اب اسکی راہ نکالی ہے اب عیسائیوں پر۔ یورپ کے آزاد منش عیسائیوں پر اسلام کی سچی اور اصلی حقیقت آشکار ہوگی ازبسکہ اس رسالہ کا اجرا اللہ تعالیٰ اور اسکے برگزیدہ رسولوں کی عزت کے قائم کرنے اور ابطال باطل کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی اسوقت ایک ہی راہ ہے اور اسکا قیام ظاہری اسباب پر نظر کر کے قوم کی نصرت و تائید پر موقوف ہے قوی امید ہے کہ خدا اور رسول کے سچے عاشق اور اشاعت حق کے بھوکے پیاسے اسکی خریداری میں شامل ہو کر اور کوشش سے دوسروں کو شامل کر کر اس نظام کے قیام میں ناصر و مؤید ہونگے۔ واقعاً ازبس ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے کئی سو آدمی اسکے خریدار ہوں اور یوں اس کی بنیاد محکم چٹان پر قایم ہو جائے گی انگریزی میگزین کی قیمت چھ روپیہ سالانہ ہے۔ اور اردو میگزین کی قیمت جو مارچ ۱۹۰۲ء سے شایع ہوگا۔ للعہ سالانہ ہے۔ تمام درخواستیں منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان کے نام آنی چاہئیں۔

## عسل مصفّٰی

مؤلفہ جناب مرزا خدا بخش صاحب ابو العطا حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاوی کے تصدیق میں اور مخالفوں کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۲۴۴ صفحہ کی کتاب قادیان میں قاضی ضیاء الدین صاحب مالیر کوٹلہ میں مولوی حکیم محمد زمان صاحب سے عہ قیمت کو علاوہ محصولڈاک ملتی ہے۔ جلد خریدو۔ خریداری بہت ہے +

# شحنۂ ہند سے سچا فیصلہ

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء میں بعنوان "خداوند تعالےٰ پر قادیانی کا بہتان" خدا تعالیٰ کی جلالی وحی پر جو اس نے اپنے برگزیدہ مسیح پر نازل کی تحمید الہی کی نسبت ایک بیہودہ جرح اعتراض کیا گیا ہے کہ "قرآن شریف میں حمد کا اطلاق کہیں خداوند تعالیٰ کے سوا دوسرے پر نہیں ہوا" پھر پرلے درجہ کی گستاخی اور بےباکی سے جو استہزاء کے مسیح الفطرۃ مکذبوں کا خاصہ ہے لکھا ہے کہ "یہ تو مہمل اور لغو اور ناقص مغز مجذوب کی بڑ اور بقلب شیطانی معلوم ہوتے ہیں" اور اسکی دلیل یہ دیتا ہے "کہ اول دنیا کو تو خدا تعالیٰ نے یہ سکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین اور اس قاعدہ کلیہ کے توڑ کر قادیانی کی حمد کرنے لگے"

اس اعتراض کا لکھنے والا یا اس جہالت کا مرتکب گو اصل میں ا۔ و گجراتی ہے مگر حقیقت میں یہ اعتراض بھی السنہ مشرقیہ کے مجدد صاحب کیطرف سے ہے۔ اسلئے کہ ایڈیٹر کی نقالجیت نے اپنے پرچہ میں اسے جگہ دینی پسند کی اور اسکی عاقبت کی وخامت میں شامل ہونا اختیار کیا

اب ہم عرفاً اور عقلاً حق رکھتے ہیں کہ اس بارہ میں جو کچھ بھی عرض کریں مجدد السنہ کی خدمت میں عرض کریں

سنئیے مجدد صاحب! یہ تیسرا موقعہ ہے جس میں آپ عربی زبان کی تجدید اور مذہبی واقفیت کا علم لیکر میدان میں نکلے ہیں کسقدر ذلت اور فضیحت ہوگی جبکہ ادنےٰ بصیرت والے بھی واضح طور پر دیکھ لینگے کہ ابکی دفعہ بھی آپکی زبان دانی کیسی خاک میں ملائی گئی ہے امید ہے کہ آپ اسکے بعد ضرور ہزار لعنت بھیجیں گے اوس جاہل دوست پر جس نے ناپاک اعمال نامہ کی طرح آپکے منہ پر سیاہی تھوپی سب سے پہلے خدا تعالیٰ کے حول و قوت سے ہم دکھا دیتے ہیں جسے سنکر مسلمان تعجب اور حقارت سے دیکھیں گے شحنۂ ہند کے ایڈیٹر کے دعوے تجدید السنہ مشرقیہ کو ــــ بلکہ یقیناً پکار اٹھینگے کہ اس شخص میں در پردہ الحاد اور زندقہ کی زہریلی رگ ہے جو اسنے ایسا دعوی کر دیا ہے کہ حمد کا اطلاق کہیں خداوند تعالیٰ کے سوا دوسرے پر نہیں ہوا" سنو اور خوب سنو کہ ہمارے ہادی کامل خاتم النبیین سید الاولین والآخرین کا نام مبارک محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) خداوند حکیم علیم قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ الآیۃ۔ محمد مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اسکے معنے ہیں بہت ہی حمد کیا گیا۔ حد سے زیادہ ستائش کیا گیا۔ اب خواہ حمد کو خدا تعالیٰ کیطرف نسبت کرو کہ وہ پاک ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ستائش تمام مخلوق سے بڑھکر کرتا ہے۔ اور خواہ اسے خلق کیطرف نسبت کرو کہ خلقت نے آپ کے جتنی حمد کی اور آپ بلحاظ حمد و ستائش خلق کے محمد ٹھیرے دونوں صورتوں میں بات ایک ہی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ رسول کریم کی حمد کرتا ہے اور اس لحاظ دونوں سے آپ محمد ہیں جب بھی ایڈیٹر شحنۂ ہند ذلت کے گڑھے میں اوندھا گرتا ہے اس لئے کہ اسکے نزدیک حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے برگزیدہ محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حامد اور ستائش کنندہ مانا جاوے۔ اور اگر لا انتہا مخلوق کی حمد اور بے نہایت ستائش کے لحاظ سے آپکا گرامی نام محمد ٹھیرا ہے جب بھی شحنۂ ہند کے ایڈیٹر پر آسمانی انگارے پڑتے ہیں اسلئے کہ اسکے نزدیک قطعی حرام ہے کہ مسلمان اپنے رسول اکرم سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد و ستائش کریں غرض ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام محمد سب سے اول مخالفت کرتا ہے۔ تمام سیاہ دل ابوجہل فطرت مخالفین کے مقابل خدا تعالیٰ کی اس مبارک وحی کی طرف سے جو محمد احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیارے اور آخری خلیفہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو آج سے ۲۲ سال پہلے ہوئی ـــ اے علیم و حکیم خدا تیری غیرت اور تیرے کامل علم کے قربان۔ تیری سنت تیرے سامنے برگزیدوں سے ایک ہی نہج پر جاری ہے ہم صدق دل سے ایمان لاتے اور یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح تو نے اس انسان کامل کو جو احمد تھا یعنی تیری حمد ساری مخلوق سے بڑھکر کرنے والا اس مکافات میں یعنی اپنی حمد بیان کرنے کے عوض میں محمد بنایا۔ یعنی تو خود ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے طریق پر اسکا حامد ہوا۔ اسی طرح تو نے آج اس احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محمد ٹھیرایا جبکہ تو نے اپنے عرش عظیم سے اسکی حمد کی۔ تیرا یہ کام اور تیری یہ حمد و تحمید مسیح موعود کی نسبت یوں ہی نہیں۔ تو نے دیکھا کہ جسطرح اسکے متبوع و مقتدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے لات منات اور عزیٰ اور تمام آلہہ باطلہ سے ساری حمد چھین کر تجھ اکیلے کو دیدی اور اسکے عوض وہ اس قابل ہو گئے کہ تیری طرف سے انکا نام محمد ہو۔ اسی طرح آج غلام احمد نے وہی عزت اور شوکت اور حمد جو وضع کنندوں نے تیری پاک ذات سے چھین کر مسیح اسرائیلی کو دی تھی جبکہ اسے حی قیوم محی شافی علام الغیوب ٹھیرا کر تیرا شریک مقابل بنا دیا اور آسمان پر بٹھا دیا تھا۔ اور رہی سہی تیری عزت دجال کے قبضہ میں کر دی تھی جسے آسمان اور زمین کے امور پر قادر و مطلق متصرف مان لیا تھا۔ اور اسی طرح ہزارہا آلہہ باطلہ اپنی طرف سے تراش کر تیرے شریک بنائے تھے تیری مقدس و منزہ ذات کیطرف پھر واپس کی۔ اسلئے تو نے اپنی کامل حکمت اور کامل علم کی بنا پر اپنے عرش سے اسکی حمد کی اور اسے محمد ٹھیرایا۔ اور خدا کی سنت مستمرہ ہے کہ جو بندہ اسکا حامد ہوتا ہے جسکا آخرہ وہ کریم خدا ان حمد کو وہ اسی کیطرف لوٹا کر اسے بھی محمود و محمد بنا دیتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جب وہ بندہ فرش سے اسکی حمد کرتا ہے تو وہ عرش سے اسکی حمد کرتا ہے۔ اے رحمان رحیم مولےٰ تیرا شکر ہے کہ تو ہر موطن میں اپنے برگزیدہ کو اپنے دشمنوں پر فتح دیتا ہے تو ہی ان بیباک گستاخوں کو سمجھا کہ ان شرارتوں اور زبان درازیوں سے باز آجائیں جن کے مرتکب داؤد اور عیسیٰ بن مریم اور خاتم النبیین علیہم الصلوات والسلام کی زبان سے ملعون ٹھیرائے گئے۔ تو انہیں توجہ دلا کہ تیری غضبناک آنکھ اور تیرے پرہیبت چہرہ کے تیور پہچان لیں جنہیں تو صفائی سے طاعون اور خشک سالی کے رنگ میں جہان پر ظاہر کر رہا ہے۔

اگرچہ اتنی بڑی عظیم الشان برہان کے بعد کوئی ضرورت باقی نہیں رہی کہ ہم شحنۂ ہند کے دعوے کے ابطال میں کوئی اور دلیل لائیں لیکن مضمون کی توسیع اور ناظرین کی واقفیت کے بڑھانے کیلئے کسی قدر تحریر کرتے ہیں جس سے معلوم ہو کہ زبان عربی میں حمد کا لفظ وسیع طور پر آیا ہے

ومن امثالہم من انفق مالہ علی نفسہ فلا یتحمد بہ الی الناس المعنی انہ لا یحمد علی احسانہ الی نفسہ انما یحمد علی احسانہ الی الناس ویقال احمد الارض صادفہا حمیدۃ۔ ویقال احمد جزاہ وقضی حقہ واحمدہ استبان انہ مستحق للحمد واحمد فعل ما یحمد علیہ۔ وطعام لیست محمد ای لا یحمد۔ وحمدت علی فلان حمداً۔ لسان العرب جلد چہارم

اور سنو مشہور مصری اخبار المنار کا ایڈیٹر حضرت ابوبکر صدیق علیہ السلام کے خطبہ کی نقل کرتے ہیں۔ اس کی شرح میں لکھتا اور صحابہ کی حمد و ستائش کرتا ہے کانوا یعظون قولاً وکتابۃ فیحمدون من یعظہم ویامرہم بالخیر یعنی صحابہ کی یہ عادت تھی کہ لوگ انکو وعظ کرتے اور زبانی بھی نصیحت کرتے اور اسکے عوض حمد کرتے اس شخص کی جو انہیں وعظ کرتا اور خیر کا امر کرتا۔ المنار۔ الجزء ۹ غرہ رمضان ۱۳۲۵ ہجری (المجلد العاشر)

مجدد السنہ مشرقیہ و ایڈیٹر شحنۂ ہند اب مہربانی کرکے بتلائیں کہ انکی خدمت کیلئے اتنا بس ہے یا ہنوز ہل من مزید کہتے ہیں؟

ان لوگوں کی غیرت اور حیا پر رہ رہ کر تعجب آتا ہے کہ کیوں چادر سے بڑھکر پاؤں پھیلاتے اور حد سے نکلتے ہیں۔ لسان کے مذکر و تانیث کے متعلق سب سے پہلے ان مجدد صاحب نے اعتراض کیا اور ذلیل ہوئے پھر جری اللہ فی حلل الانبیاء کی وحی میں

لفظا جری پر مت کہو۔ اور منہ کی کھائی۔ اب اس
نئے اعتراض میں بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا۔ اور یہ
دعوے کئے چلے جاتے ہیں کہ ہم السنہ مشرقیہ کے ماہر
ہیں کبرت کلمۃ تخرج من افواھم ان یقولون الا کذبا
اگر ذرا بھی فراست ایمانی ان لوگوں میں ہوتی تو وحی
یحمدک اللہ ویمشی الیک اور یحمدک اللہ من عرشہ
کو پڑھ کر رہ جاتے اور دلوں میں خوب غور کرتے کہ ایسا
کلام انسانی افترا نہیں ہوسکتا اور ایک مفتری کاذب
بے ایمان بے بضاعت کبھی جرأت نہیں کرسکتا کہ یہ دعوی
کرے کہ اللہ تعالی مجھے یوں فرماتا ہے کہ اپنے عرش سے
تیری حمد کرتا ہوں۔ اور میں تیری حمد کرتا اور تیری طرف
چل کر آتا ہوں۔ ایک مفتری کذاب کی زبان جل
جائے جو ایسا کلمہ منہ سے نکالے۔ حضرت اقدس مسیح
موعود علیہ السلام دعوے کرتے ہیں کہ میں اللہ جلشانہ
کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس وحی کو میں ایسی یقین
اور ایمان اور دلائل کے ساتھ اللہ تعالی کا کلام
مانتا ہوں جیسے کہ قرآن کریم کی وحی پر یقین اور ایمان
رکھتا ہوں کہ وہ منجانب اللہ ہے اور جیسا کہ میں
یقین رکھتا ہوں کہ اگر قرآن کی وحی کو منجانب اللہ
نہ مانوں تو بے ایمان اور کافر ہو جاؤنگا ویسا ہی کامل
یقین رکھتا ہوں کہ اگر اپنی اس وحی اور اسکی مثل کو
منجانب اللہ نہ مانوں تو بے ایمان اور کافر ٹھہرونگا۔
اللہ اللہ کیا ممکن ہے کہ اپنی حالت اور واقعی حالت
کی نسبت احساس اور شعور رکھنے والا یوں دعوی کرے
کہ فلاں کلام اسپر خدا کیطرف سے اترا ہے حالانکہ وہ
اسکا اپنا جوڑا توڑا ہو۔

افسوس بغض اور حسد نے ان لوگوں کے ایمان اور
فہم کو تاریک کر دیا ہے اور اب توقع نہیں کہ پہلی تکذیب
انہیں راہ پر آجانے کا موقع دے۔ سب سے پہلے
غور کے قابل اور بڑی آسان بات یہ تھی کہ دیکھ لیتے
کہ یہ وحی جسپر اعتراض کر رہے ہیں اس براہین احمدیہ کے
صفحہ [illegible] درج ہے جسکا ریویو کئی سال ہوئے مولوی
محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے کیا تھا۔
اور بڑے زور شور سے ان تمام پاک وحیوں کیطرف سے
ان دشمنوں کے منہ بند کئے تھے جو اسوقت اور دیگر [illegible]
سے [illegible] تھے [illegible] کہا کہ اسی ریویو میں حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت پاک تعریف ہر قسم کے چوک اور
لوث سے کیا تھا مولوی محمد حسین اب تک شحنہ ہند
اور اسکے [illegible] کا ممدوح اور مکرم ہے۔ کیسی
سیدھی بات تھی کہ مولوی بٹالوی کیطرف رجوع کرتے
اور اس وحی الہی کی کیفیت ان سے پوچھتے۔ امید
قوی تھی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی انکی تسلی

اور تسکین کر دیتے اور ناحق تا روہ جلد بازی سے یہ برے
دن انہیں دیکھنے نہ پڑتے۔ اسلئے کہ یہ ممکن نہیں کہ مولوی
صاحب موصوف اپنے مسلم علم و فضل پر یہ دھبا
گوارا کریں کہ ریویو کے وقت وہ الفی عربی نہیں جانتے
تھے کہ اس وحی یحمدک اللہ من عرشہ کی حقیقت سمجھتے
اگرچہ مولوی بٹالوی اسوقت سخت انکار پر کھڑے ہیں مگر
تو وہ ہرگز نہ مانیں گے کہ ان وحیوں پر نظر کرنے کے وقت اس
امر کے منکر تھے کہ عربی میں حمد کا لفظ کسی مخلوق کیطرف بھی
منسوب ہوسکتا ہے۔ بہتر ہے کہ شحنہ ہند ان سے سوال کرے
اور انکے جواب کو شائع کر دے۔ اس طرح کا اور اس سے بڑھکر
اور بھی خدا نے عظیم کلام وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود
علیہ السلام پر نازل ہوا ہے موقع ہے کہ کسی قدر یہاں لکھا
جائے اسلئے کہ خدا ترس دل ڈر جائیں اور یقین کر لیں کہ بجز
صادق منجانب اللہ انسان کے کسی کا دل گردہ نہیں ہوسکتا
کہ ایسا دعوی کرے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو اسپر اترا ہے۔ اور وہ
یہ ہے۔ اصحاب الصفۃ۔ وما ادراک ما اصحاب
الصفۃ۔ تری اعینھم تفیض من الدمع
ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وداعیا الی اللہ
اس میں دعوی ہے کہ ایک جماعت ہے جو حضرت مسیح
موعود پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور آپ داعی الی اللہ اور
سراج منیر ہیں۔ اور۔ یا احمد بارک اللہ فیک۔ الرحمن
علم القرآن لتنذر قوما ما انذر آباؤھم
ولتستبین سبیل المجرمین۔ ھو الذی ارسل
رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ
اس میں اتنا بڑا دعوی ہے کہ خدا شناس خدا ترس
کی گردن جھک جاتی ہے۔ اس میں اپنے تئیں مثل رسول
اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے والا کہا ہے۔ یہ وحی
بھی براہین احمدیہ میں درج ہے اور مولوی صاحب بٹالوی
اسے اسوقت بڑی غور سے خدا کا کلام مان چکے ہوئے
ہیں۔ اور قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی اتباع کو خدا
کے محبوب بننے کا ذریعہ ٹھہرایا ہے بڑی جلیل الشان وحی
اور یہ بھی [illegible]۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
اس میں خدائے کریم اپنے بندے مسیح موعود کو فرماتا ہے کہ ہم
تیری حمد کرتے اور تجھ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور اپنے تئیں نور اللہ
کہا ہے۔ اور یا احمد فاضت الرحمۃ علی
شفتیک۔ انک باعیننا۔ یرفع اللہ ذکرک
ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرۃ۔ یا
احمدی انت مرادی ومعی۔ غرست کرامتک
بیدی۔ یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی
انی جاعلک للناس اماما۔ انت وجیہ

فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ الارض والسماء معک
کما ھو معی۔ سرک سری۔ انت منی بمنزلۃ
توحیدی وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس
یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ سلام
علیک جعلت مبارکا۔ انی فضلتک علی
العالمین۔ یا عبد القادر انی معک [illegible]
الیوم لدینا مکین امین۔ ان علیک رحمتی
فی الدنیا والدین۔ وجیھا فی الدنیا والآخرۃ
ومن المقربین۔ نفخت فیک من لدنی روح
الصدق والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع
علی عینی۔ یحمدک اللہ ویمشی الیک۔ خلق آدم
غرض اس طرح کا عظیم الشان کلام ہے جو سالہا سال سے حضرت
مسیح موعود پر اترتا ہے اور انکے جو پہلے سے براہین میں درج ہو چکا ہے شحنہ
نے ان لوگوں [illegible] کی [illegible] جرأت دلائی ہے اور چاہتے ہیں
کہ پہلے مکذبوں کی [illegible] اور [illegible] قدم [illegible]
نہ رہ جائیں۔ اور اس استعجال اور اس شتاب [illegible]
جو اگلے مسلمان [illegible] کاش میاں [illegible] ایڈیٹر شحنہ ہند [illegible]
چند بار نہیں غور کرتے کہ کس کس نے خدا کے مسیح کے مقابل شوخی کی
اور کیا مزہ چکھا۔ علیگڈھ کے مولوی اسمعیل نے حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی نسبت خدا سے دعا کر کے فیصلہ چاہا کہ ہم دونوں میں کاذب ہے
وہ پہلے ہلاک ہو۔ [illegible]
مستعجل [illegible] مولوی غلام دستگیر قصوری [illegible] اول المکفرین تھا
اور [illegible] کی تیز [illegible] اسکی شرارتیں [illegible] ہوئی تھیں [illegible] فیصلہ
خدا تعالی سے مانگا۔ اب تلاش کرو وہ کہاں ہیں اگر ان [illegible]
شحنہ ہند کے [illegible] عبرت انگیز و تاثیر بخش نہیں تو آسان
فیصلہ ہے جو خدا تعالی کی قسم کھا کر اشتہار شائع کر دے کہ وہ ان وحیوں کو
جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا ذو الجلال کی منزل باتیں
کہتے ہیں افترا اور شیطانی کلام سمجھتا ہے اور دعا کرے کہ ہم
دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ راستباز کی زندگی میں ہلاک ہو جاوے۔ تب وہ دیکھ لیگا
[illegible] کہ وہ غیور خدا [illegible] اسکے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جو [illegible]
[illegible] مکذبوں سے کیا گیا [illegible] وہ یقیناً [illegible] عرش کے غضب شدید سے
ہرگز [illegible] نہ بچا سکیگا [illegible] صاف اور سیدھی راہ فیصلہ کی ہے اگر ان
میں طاقت اور [illegible] باطل پیدا [illegible] تو اس قسم کی اشاعت میں
توقف کرنا درست نہ ہوگا۔

پھر [illegible] ایک اور [illegible] مشرقیہ ہونیکا دعوی [illegible] کے
فیصلہ کا طریق یہ ہے کہ چند مولوی جنکے اسماء درج کئے جاتے ہیں۔
اپنے اپنے دستخط کے ساتھ شائع کریں کہ وہ ایک عربی زبان دانی
کے [illegible] اور [illegible] مقام تسلیم کرتے ہوں اور آپکی ذلت و
عزت کو مقابلہ میں اپنی ذلت و عزت مانتے ہیں پھر ایک مقام تجویز
ہو اور [illegible] مقام [illegible] فریق ثانی کے [illegible]
کے [illegible] اور اس مقام میں قرآن کریم
کے کسی حصہ کی تفسیر [illegible] بالمقابل بیٹھ کر [illegible] درجہ

[illegible]